الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

قائم مقام مدیر۔ عبدالباسط شاھد

جلد18

جمعۃ المبارک02رستمبر2011ء

02رشوال1432 ہجری قمری 02رتبوک1390ہجری شمسی

شمارہ35

بے کسی کی دعا

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور یہ دعا کی۔ اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے..........مَیں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد1ص420 باب سعی)

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب، صدر قضا بورڈ یوکے کی تقریر بعنوان ''غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی تڑپ''۔ مکرم کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سکینڈے نیویا کی تقریر بعنوان ''قرآن کریم کی تعلیمات کی فضیلت''۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عجز وانکسار''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب اور تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد اور میڈلز عطا فرمائے۔

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یو۔کے)

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

مورخہ 23/جولائی بروز ہفتہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز پروگرام کے مطابق ٹھیک دس بجے صبح کو ہوا۔ مکرم ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ طیب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 29 تا30 کی تلاوت کی۔ مکرم مصور احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام' جمال وحسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلماں ہے' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب، صدر قضا بورڈ یوکے کی تھی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی اور موضوع تھا 'غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تڑپ'۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے سورۃ التوبہ کی آیت 32-33 کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں دین اسلام کو کتنی مشکلات کا سامنا تھا، اور حضرت اقدس علیہ السلام نے ان مشکلات کا سامنا کس عظیم الشان طریق پر کیا۔ اس آیت کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اس آیت میں آخری زمانہ کے ایک موعود خاتم الخلفاء کا ذکر ہے جو امت محمدیہ میں سے ہوگا، جس کے ہاتھوں اسلام کی اشاعت اور دیگر مذاہب پر فتح واقع ہونی تھی۔ اور جس نے تمام انسانوں کو ایک ہی مذہب پر اکٹھا کرنا تھا۔

اسی ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی اسی جہاد میں گزری کہ خالق اور مخلوق کے درمیان پیوند قائم ہو، اور اس مہم میں آپؑ کا سب سے بڑا حربہ اور ہتھیار دعا تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمیشہ یہ تمنا رہتی تھی کہ ہر مذہب اور دین سے تعلق رکھنے والے لوگ قادیان میں آئیں، تاکہ وہ ان نشانات کا مشاہدہ کرسکیں جو اللہ تعالیٰ آپؑ کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے دکھاتا تھا، اور کہ تا اس طرح وہ اپنے خدا کو پہچان سکیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت اقدسؑ نے اسلام کی فتح کی خاطر ہمارے لئے دو عظیم الشان خزانے چھوڑے ہیں۔ (1) آپؑ کے روحانی خزائن جو آپؑ کی تحریرات کی صورت میں محفوظ ہیں نیز (2) خلافت جس کے زیر سایہ احیائے اسلام دن بدن ہوتی چلی جارہی ہے۔

اسی ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں تعلق باللہ کو مضبوط کرنے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور اس طرح سے اسلام کی فتح کیلئے کوشش کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

آخر پر ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزید حوالے پیش کئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدم رکھے تاکہ ہم فتح اسلام کا نظارہ دیکھ سکیں۔

دوسری تقریر مکرم سید کمال یوسف صاحب، سابق مبلغ سلسلہ سکینڈے نیویا کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا' قرآن کریم کی تعلیمات کی فضیلت'۔

تقریر کے شروع میں آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی خدمت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند، قرآن کریم میں فانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کو چنا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ ثابت کردے کہ اسلام کے مقابلہ پر تمام مذاہب ہیچ ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم دیگر تعلیموں پر فائق ہے اور اپنی ذات میں اکمل اور اتم۔

یہاں آپ نے ایک سوال اٹھایا کہ اگر تمام کتب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں، تو پھر کامل اور غیر کامل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس سوال کا جواب تین طور پر دیا جاسکتا ہے: (1) پچھلی کتب میں یہ دعویٰ موجود نہیں کہ وہ کامل ہیں (2) پہلی کتب نے اعتراف کیا ہے کہ وہ کامل نہیں (3) تیسری بات یہ کہ پچھلی کتابوں میں ایک آنے والی کامل تعلیم اور ایک موعود نبی کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن کریم تمام رسولوں کو صداقت کے اعتبار سے ایک ہی درجہ دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ (البقرہ:286) یعنی کہ 'ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے'۔ ہاں درجات میں سب مختلف ہیں جیسا کہ فرمایا فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ (البقرۃ:254) یعنی 'یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض (دوسروں) پر فضیلت دی'۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اشعار میں قرآن کریم کی افضلیت کا نہایت ہی لطیف انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ — وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں — پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا
کیا وصف اسکے کہنا ہر حرف اسکا گہنا — دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں — نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

حضرت اقدسؑ کے ان اشعار سے واضح ہے کہ قرآن کریم کے لفظ لفظ میں حکمتوں کے سمندر ہیں۔ اسی ضمن میں آپؑ نے فرمایا کہ تورات اور انجیل میں توحید کے متعلق تعلیمات کے مقابل پر سورۃ اخلاص کی ایک ہی سطر کافی ہے۔

پھر آپ نے بتایا کہ قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس میں افضلیت کا دعویٰ بھی موجود ہے۔ گو دیگر کتب کے پیروکار ایسے دعوے کرتے بھی ہوں، باایں ہمہ ان کی کتابیں اس بارہ میں خاموش ہیں۔ گویا کہ مدعی سست گواہ چست۔

قرآن کریم کے جن تین کلمات سے یہ افضلیت ثابت ہے ان میں سے پہلا لفظ احسن الحدیث ہے۔ اس کلمہ میں نہ صرف دعویٰ بلکہ دلیل بھی موجود ہے۔ احسن کا مطلب ہے کہ سب سے خوبصورت اور سب سے اچھا۔ اس سے ثابت ہے کہ دیگر تعلیمات بھی موجود ہیں جو کہ حسین ہیں۔ مگر ان کے مقابل پر قرآن احسن ہے۔

اس ضمن میں حضرت اقدسؑ کا ایک شعر موجود ہے ؎

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں — غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے

دوسرا کلمہ جس سے قرآن کریم کی افضلیت مترشح ہوتی ہے، نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا ہے۔ یعنی کہ وہ پچھلی منسوخ شدہ

تعلیمات سے بہتر ہے۔اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے ماننے والے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے پچھلوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔اسی ضمن میں حضرت اقدسؑ کا ایک شعر ہے:

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل   تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اس خیر کی تفصیل سورۃ فاتحہ کے اس فقرہ میں بیان کی گئی ہے کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم(فاتحہ: 5)۔اور منعم علیہ گروہ کی تفصیل سورۃ النساء آیت 70 میں بیان ہوئے ہے کہ اس نبی کی پیروی کرنے والے نبی،صدیق،شہید اور صالح ہوں گے۔ نیز اس خیر کی مزید وضاحت سورۃ النور کی آیت استخلاف میں موجود ہے۔

تیسرا لفظ جس سے قرآن پاک کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مِثْلُھَا ہے۔یعنی وہ پچھلی تعلیم کی طرح ایک تعلیم لے آتا ہے۔اس جگہ سوال اٹھتا ہے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر افضلیت کیسے ثابت ہوئی؟ اس کا جواب حضرت اقدسؑ نے یوں بیان فرمایا کہ قرآن مجید میں پچھلی کتب کے احکام حکمت کی صورت میں تبدیل ہو کر بیان کئے گئے ہیں۔جس طرح گائے کے پیٹ میں پہلے خون بنتا ہے اور پھر وہ دودھ کی شکل میں تھنوں میں اترتا ہے،اسی طرح پچھلی تعلیمات کے مقابل پر قرآن پاک وہ خالص دودھ ہے۔جو کامل روحانی غذا ہے۔

تقریر کے آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش کیا گیا:

'اور یاد رہے کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے یعنی اس بات کے ثبوت کیلئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اس میں پایا جانا ضروری ہے'۔اس کے بعد پہلی فتح کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 3 تا 5 کا حوالہ پیش کیا۔

مذکورہ بالا تقریر کے بعد مکرم بلال راجہ صاحب آف امریکہ نے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تیسری تقریر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی، وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید قادیان کی تھی آپ کا موضوع تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عجز وانکسار'۔اپنی تقری میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تواضع اور فروتنی کا ذکر قرآن کریم اور بعض واقعات اور فرمودات کی روشنی میں کیا،جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم خلق واضح ہوتا ہے۔ابتدا میں آپ نے سورۃ الحشر کی آیت 22 کی تلاوت کی کہ 'اگر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں'

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بعض مثالیں پیش کیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایثار وقربانی کا پتہ چلتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی،تو آپؐ کی اس جان نثار رفیقہ حیات نے اپنا سارا مال اور اپنے سارے غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دئے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً مال غرباء میں تقسیم کر دیا اور سارے غلاموں کو آزاد کر دیا۔

انکسار کا مطلب ہے کہ کسی بات کی مقدرت رکھتے ہوئے بھی اس کے بارہ میں عجز کا اظہار کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لمبی روایت ملتی ہے جس میں آپؐ نے اپنے اعلیٰ مقام کا ذکر فرمایا ہے۔مگر ہر مقام کے تذکرہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے ہیں کہ وَلَا فَخر یعنی گو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان تمام القابات سے نوازا ہے مگر اس میں مجھے کوئی فخر نہیں۔

آنحضرتؐ کے اعلیٰ اخلاق کے باعث اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ 'یقیناً تو عظیم اخلاق کا حامل ہے'۔ اسی طرح آنحضرتؐ نے اپنی کامل تربیت سے صحابہ کرامؓ میں بھی یہ خلق پیدا کر دیا۔

ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمام بنی نوع خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی جنت میں داخل ہوں گے۔اس پر صحابہ کرام نے پوچھا کہ کیا آپ بھی؟ اس پر آپؐ نے جواب دیا کہ ہاں، مجھے بھی خدا کے فضل کے ڈھانپنے سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف رکھتے تو ذاتی گھریلو کام خود کرتے، مثلاً کپڑوں کو پیوند لگانا، اونٹ کو چارا ڈالنا وغیرہ۔ایک روایت میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی ننگی پشت پر بھی سوار ہو جایا کرتے تھے۔اور آپؐ یہود کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے۔

ایک موقعہ پر جب حضرت عمرؓ عمرہ/حج کے سفر پر روانہ ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمائش کی کہ اے میرے بھائی،ہمیں دعا میں مت بھولنا۔یہ کلمات ہمیشہ کیلئے حضرت عمرؓ کے دل پر نقش ہو گئے۔

فتح مکہ کا روز مسلمانوں کیلئے ایک عظیم الشان دن تھا۔مگر اس دن بھی آنحضرتؐ کا کمال انکسار ظاہر ہو رہا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن جھکی ہوئی تھی اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ برابر تکبر بھی ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف: کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع:
تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع۔

برائے رابطہ فون نمبرز:

آفس: 3009247621595 ، Res:047614313,

Mob: 03344290902 ، فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل: tahqeeq@gmail.com, ayaz313@hotmail.com, tahqeeq@yahoo.com،

(انچارج ریسرچ سیل۔ربوہ)

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اندر بھی یہ عظیم خلق موجود تھا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو فرمایا کہ 'تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں'۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مزید اقتباسات بھی پیش فرمائے۔

مذکورہ بالا تقریر کے بعد مکرم مجاہد جاوید صاحب آف یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام' وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو' پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقاریر کے بعد 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے حضور انور کا استقبال کیا۔تمام حاضر خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے امام کا پُر جوش اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ کو تلاوتِ قرآن کریم کیلئے ارشاد فرمایا۔جنہوں نے آیاتِ نکاح کی تلاوت کی اور ان آیات کا اُردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے   نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے'

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

نظم کے بعد اسناد اور میڈلز کی تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سالوں میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضرت بیگم صاحبہ نے ان کو میڈلز پہنائے۔ان خوش قسمت طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

GCSE

.1 صبیحہ رحمٰن سیٹھی صاحبہ 2 نائلہ منان صاحبہ 3 ماریہ احمد صاحبہ 4 رمشہ طاہر صاحبہ 5 صوفیہ صدیقہ کاہلوں صاحبہ 6 الیشہ مرزا صاحبہ .7 عدیلہ احمد صاحب 8 بریرہ سہیل منصور صاحبہ 9 سوور زینب متین صاحبہ 10 کنز اسحر احمد صاحبہ 11 سارہ محمود خان صاحبہ 12 لاریب گلنواز صاحبہ۔

A Levels.

خیر النساء ناصر صاحبہ 14 روبینا انور صاحبہ 15 سلمہ احمد صاحبہ 16 رضوانہ کنول ملک صاحبہ 17 ملیحہ ظفر صاحبہ 18 خدیجہ احمد صاحبہ 19 صالحہ نصرت صاحبہ 20 سمیہ خان صاحبہ 21 انیقہ احمد صاحبہ 22 صفیہ عبدالرفیع صاحبہ 23 عروبہ ظفر صاحبہ۔

Degree

24 ڈاکٹر ماریہ احمد صاحبہ 25 فضیلت الرحمٰن صاحبہ 26 حنا احمد صاحبہ .27 ارم اعجاز صاحبہ .28 فرح احمد کھوکھر صاحبہ .29 زجاجہ توقیر صاحبہ .30 عظمیٰ رحمٰن صاحبہ .31 مریم سہیل صاحبہ 32 ھبۃ الحی بھٹی صاحبہ .33 زجزجہ عفت صاحبہ .34 ثوبیہ احمد صاحبہ پاکستان سے حاصل کردہ انعام 35 حمیدہ امجد صاحبہ۔

(باقی آئندہ)

''اعلان بابت تاریخ احمدیت''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر ''تاریخ احمدیت'' کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امرائے کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام یا صحابہ کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال اور نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کر دی جائے گی۔

4۔دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔اسی طرح نئی مطبوعات کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے تاکہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جا سکے۔

5۔احمدیت کے لئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔نیز اسیران راہ مولیٰ کے حالات وواقعات بھی بھجوائے جائیں۔

6۔کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

7۔معاندین احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔نیز احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

''شعبہ تاریخ احمدیت''۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (چناب نگر) ضلع چنیوٹ پاکستان

Ph + Fax: ++92.47.6211902

tarekh.ahmd@yahoo.com; tarekh.ahmd@gmail.com; tarekh.ahmd@hotmail.com

مَصالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر159

مکرم اسحاق احمد داؤد صوفان (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم اسحاق صوفان صاحب آف اُردن کے احمدیت سے تعارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں ان کی تحقیق اوران کی بیوی کے ایک واضح رؤیا کا تذکرہ کیا تھا جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا۔اب اس واضح رؤیا کے بعد کا حال مکرم اسحاق صوفان صاحب کی زبانی پیش ہے۔مکرم اسحاق صوفان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

استخارہ اور راہنمائی

بیوی کے واضح رؤیا کے بعد بھی مَیں نماز استخارہ پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے یہی دعائیں کرتا رہا کہ مجھے حق دکھا اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی فرما۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا جو بکثرت کرتا تھا یہ تھی کہ اے اللہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں تو مجھے ان کی جماعت میں داخل فرمادے اور میرے دل میں ان کی محبت ڈال دے، اور اگر سچے اور تیری طرف سے نہیں ہیں تو میرے اور ان کے اور ان کی جماعت کے درمیان زمین وآسمان سے بھی زیادہ دوری ڈال دے۔

نہایت عجیب بات یہ ہوئی کہ جماعت کے بارہ میں تحقیق تو مَیں کرتا رہا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں خواب میری بیوی کو آئی جبکہ وہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں بالکل بے خبر تھی۔اب دوسری دفعہ میری دعا اور استخارہ کے بعد بھی مجھے تو کوئی خواب نہ آئی لیکن میری بیوی نے ایک ایسا رؤیا دیکھا جس کا تعلق ڈائریکٹ اس امر کے ساتھ تھا جس کے بارہ میں مَیں تحقیق کررہا تھا۔

ہوا یوں کہ ایک رات مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ظاہر ہونے والے روشن نشان کسوف وخسوف کے بارہ میں مکرم غانم صاحب کی دی ہوئی ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔اس کتاب میں مذکور یہ بات میری توجہ کا بطور خاص مرکز بنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار ذکر فرمایا ہے کہ خدا کی قسم میں صادق ہوں اور اللہ کی طرف سے ہوں۔مثلاً حضور علیہ السلام کے یہ شعر بہت ہی متاثر کرنے والے تھے:

وَ وَاللهِ اِنِّی صَادِقٌ لَسْتُ کَاذِبًا
فَلَا تَهْلِکُوْا مُسْتَعْجِلِیْنَ وَ فَکِّرُوْا

اور خدا کی قسم! کہ میں صادق ہوں کاذب نہیں ہوں۔پس تم جلدی کرتے ہوئے ہلاک مت ہوجاؤ، بلکہ خوب غوروفکر کرکے دیکھ لو۔

وَ لَوْ کُنْتُ کَذَّابًا شَقِیًّا لَضَرَّنِی
عَدَاوَةُ قَوْمٍ کَذَّبُوْنِیْ وَ کَفَرُوْا

اور اگر مَیں جھوٹا بد بخت ہوتا تو ضرور ان لوگوں کی عداوت سے ضرور نقصان پہنچتا جنہوں نے مجھے جھٹلایا اور کافر قرار دیا۔

اس وقت تک میری بیوی نے تو کسوف وخسوف والی حدیث بھی نہ پڑھی تھی کجا یہ کہ اسے کسوف وخسوف کے نشان کا علم ہوتا۔یعنی وہ اس بارہ میں مکمل طور پر لاعلم تھی۔ میں رات کو یہ کتاب پڑھتے ہوئے سوگیا اگلی صبح جاگنے پر میری بیوی نے مجھے بتایا کہ اس نے رؤیا میں اپنی بچپن کی ایک ٹیچر کو دیکھا ہے جس نے بلیک بورڈ پر تصاویر بنا کر اسے سمجھایا ہے کہ چاند اور سورج گرہن کس طرح لگتا ہے۔ یہ سنتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔کیونکہ میری بیوی کو تو ان تمام امور کے بارہ میں کچھ خبر ہی نہ تھی جب اس نے میری حیرانگی کا سبب پوچھا تو مَیں نے اسے یہ کتاب تھمادی کہ اسے پڑھ لو تمہیں حقیقت حال کا خود ہی علم ہو جائے گا۔ اس رؤیا نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا بلکہ یوں کہیں کہ میرے سینے میں اس کی وجہ سے ٹھنڈسی پڑ گئی۔ مجھے بڑی شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے۔اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ بندے کی پکار کا جواب دیتا اور دعائیں سنتا ہے۔اس وقت مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آئی، آپؐ نے فرمایا: مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ یعنی استخار کرنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میرے دل میں آپ کی کتب کے مطالعہ اور آپ کے جماعت کے مخلص افراد کی سیرت اوران کے اخلاق کے ذریعہ راسخ ہوتی چلی گئی۔ایک سال تک مکرم غانم صاحب کی کمپنی میں کام کرنے کے بعد مجھے کسی اور جگہ کام مل گیا لیکن غانم صاحب کے ساتھ ملاقات اوران سے کتب لے کر پڑھنے اور مختلف سوالات کے جوابات کے حصول کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔

جماعتی کتب کے مطالعہ اور افراد جماعت کے ساتھ ملاقاتوں نے میرے خیالات کو یکسر بدل دیا تھا۔اب مجھے سمجھ آگئی تھی کہ یہ دراصل میرے اپنے غلط عقائد ہی تھے جن کی بنا پر مَیں مصر میں ایک عیسائی کے سامنے چت ہوگیا تھا، کیونکہ حقیقی عقائد کی تلوار کے سامنے ہر قسم کے اعتراضات کا ردّ ہوجاتا ہے۔

مَیں نے دعا کی تھی کہ اے خدا! اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو میرے دل میں ان کی محبت پیدا فرمادے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی اور میرے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت اس قدر راسخ ہوگئی کہ میں سب کے سامنے اس کا برملا اظہار کرنے لگا اور لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کی طرف بلانے لگا، اسی طرح آپ کا دفاع کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اعتراضات کا بھی جواب دینے لگا۔اس وقت تک مَیں نے خود بیعت نہ کی تھی بلکہ بیعت کے طریق کا بھی علم نہ تھا۔ جب غانم صاحب کو میری ان سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے احمدیت کے عقائد کو دل سے قبول کرلیا ہے تو پھر بیعت کا خط خلیفۂ وقت کی خدمت میں لکھنا ضروری ہے۔لہٰذا 24 جون 1997ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضور انور کی طرف سے مجھے بیعت کی قبولیت کا خط ملا تو اس وقت میری خوشی کا یہ عالم تھا کہ مَیں ہر ایک کو وہ خط دکھاتا اور پڑھ پڑھ کر سناتا تھا۔ایک عجیب سے تعلق کا احساس اور نہایت معصوم اور اخلاص ووفا سے معمور محبت کا شعور تھا اور ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

بیعت کے بعد مجھے مرحوم طٰہٰ قزق صاحب کی شخصیت کو بھی قرب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ان کے اخلاق کریمہ اور احمدیوں کا اپنوں سے بڑھ کر خیال رکھنا اوران کے نہایت عارفانہ خطبات سے میں بہت متاثر ہوا۔

اہل خانہ کو دعوت احمدیت اور مخالفت

بیعت کے بعد گو کہ مَیں نے غانم صاحب کی کمپنی میں کام چھوڑ دیا تھا لیکن میرا ان کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔میرے اہل خانہ نے جب اس بارہ میں مجھ سے پوچھا تو مَیں نے بلا جھجک انہیں بتا دیا کہ مَیں امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرچکا ہوں۔اس کے بعد مَیں نے وقتاً فوقتاً اپنے اہل خانہ اور بعض عزیز رشتہ داروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بارہ میں بتانا شروع کیا۔لیکن انہوں نے میری محبت اور اخلاص کا جواب عداوت سے دیا، بلکہ دشمنی میں اس قدر بڑھ گئے کہ میرے بارہ میں خاندان کے ان بزرگوں کو بھی جھوٹی باتیں پہنچانے لگے جن کے ساتھ میرا ادب واحترام کا تعلق تھا۔مثلاً انہوں نے میرے متعلق یہ مشہور کردیا کہ نعوذ باللہ اب مَیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خاتم النبیین ماننے لگ گیا ہوں، نیز یہ الزام لگایا کہ جماعت احمدیہ انگریز کی ایجنٹ جماعت ہے اسی لئے اس نے جہاد جیسے اسلامی فریضہ کو منسوخ کردیا ہے۔

مجھے علماء کے فتوے کی ضرورت نہیں!

رفتہ رفتہ ان افواہیں پھیلانے والوں نے میرے بھائیوں کو بھی مجھ سے متنفر کرنے کی کوشش کی اور نہ جانے کیا کیا کہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن میرے ایک بھائی نے مجھے کہا کہ یہ جماعت اسلام سے خارج ہے اور تمہیں مولویوں کی رائے کے مطابق اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اگر تمہارا اس ملک کے مولویوں پر اعتبار نہیں رہا تو ہم عراق یا شام یا کسی دوسرے ملک کے علماء سے اس جماعت کے بارہ میں فتویٰ پوچھ لیتے ہیں۔مَیں نے کہا کہ مَیں اُس سے فتویٰ لے چکا ہوں جو ان سب علماء سے افضل ہے۔میرے بھائی نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ وہ کون ہے جو ان سب سے افضل ہے۔مَیں نے کہا مَیں نے اُس سے پوچھا ہے جس نے یہ فرمایا ہے کہ اُدْعُونِی أَسْتَجِبْ لَکُمْ کہ مجھے پکارو تو مَیں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔بہر حال میرے بھائی بھی افواہوں کا شکار ہوگئے اور میری بات ماننے کی بجائے جھوٹی خبروں کی ہی تصدیق کرتے رہے۔

بیوی کا دلیرانہ موقف

میرے بھائیوں کو میری مخالفت پر آمادہ کرنے کے بعد افواہیں پھیلانے والے میرے سسر کے پاس جا پہنچے اور انہیں یہ کہا کہ تمہارا داماد اسلام سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا اب تمہاری بیٹی کا اس کے ساتھ بیوی کے طور پر رہنا خلاف شریعت ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے دو باتیں رکھے یا تو وہ اسے طلاق دے دے یا پھر جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر واپس اپنے پرانے عقائد کو اپنا لے۔جب میرے سسر نے میری بیوی سے بات کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کلمۂ حق کہنے کی جرأت عطا فرمائی اس نے کہا کہ کیا آپ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ مَیں اپنے خاوند پر دباؤ ڈالوں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ چاہتا تو مجھے اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے دباؤ ڈال سکتا تھا، لیکن اس نے ایک دن بھی ایسا نہیں کیا۔لہٰذا آج مَیں اعلان کرتی ہوں کہ مَیں اس کے ساتھ ہوں اور اس کی ہم عقیدہ ہوں۔

سفرِ کویت اور واپسی

انہی ایام میں مَیں نے اُردن چھوڑ کر کویت جانے کا فیصلہ کیا۔وہاں جاتے ہی مجھے اپنے بعض بہت قریبی احباب کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جو نہایت متشددانہ طریق پر سلفی طرزِ فکر کے پیروکار تھے۔ان کے ساتھ میری احمدیت کے موضوع پر ایک دو دفعہ گفتگو ہوئی جس کے بعد انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ مختلف ایجنسیوں کو ان کی ایک شکایت مجھے اس ملک سے نکالنے کے لئے کافی ہوگی۔ بہرحال قبل اس کے کہ وہ ایسے کرتے میں یہ ملک چھوڑ کر اپنے وطن واپس آگیا۔

إِخْوَةُ یوسف

میرے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے میرے خاندان کی ہر مجلس میں جا پہنچے اور ہر جگہ میرے خلاف زہر اگلنے لگے۔حتیٰ کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فتنہ کی آگ کو مزید بھڑکایا جس کی بنا پر میرے بھائیوں نے مجھے اپنے آبائی گھر سے باہر نکالنے کا فیصلہ کرلیا۔ جب مجھے اس بارہ میں علم ہوا تو مَیں نے انہیں کہا کہ مَیں فتنہ سے بچنے کی خاطر محض لِلّٰہ گھر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔

میرے بھائیوں کی اس روش کے باوجود مَیں نے ان کے ہاں آنا جانا نہ چھوڑا اور ہمیشہ انہیں نیکی کی تلقین ہی کرتا رہا، اور انہیں نماز روزہ، زکوٰۃ وحج کی ادائیگی کے لئے کہتا رہا۔اسی عرصہ میں میرے بڑے بھائی نے عمرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔عمرے پر جانے سے قبل مَیں نے اس سے کہا کہ جب تمہاری خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں راہنمائی کے لئے دعا کرنا۔اس نے حامی بھرلی۔اس کے عمرہ پر جانے کے بعد مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرا یہ بھائی ایک پہاڑ سے اترتا ہے تو دوسرے پر چڑھ جاتا ہے اور مَیں اس کے پیچھے

پیچھے یہ کہتا جاتا ہوں کہ کیا ابھی بھی وقت نہیں آیا کہ تم ہدایت کا راستہ اختیار کرو اور مخالفت سے باز آجاؤ؟ لیکن وہ میری بات سنی ان سنی کر دیتا ہے اور منہ موڑ کر دوسری جانب روانہ ہو جاتا ہے۔

اس رؤیا سے مجھے یہی تفہیم ہوئی کہ میری حرص اور کوشش کا میرے بھائی پر خاطر خواہ اثر نہیں ہوگا۔ اس کے باوجود مَیں بڑی بے صبری سے اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر میرے بھائی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے کچھ نہ کچھ دکھائے گا۔ بہر حال مَیں نے اپنے بھائی کی واپسی پر سب کے سامنے اس دعا کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں مَیں نے دعا کی تھی لیکن افسوس کہ اس کے بعد جو رؤیا دیکھا وہ اتنا اچھا نہیں ہے۔ اس دعا کے بعد مَیں نے تمہیں (یعنی اسحاق صاحب کو) رسی سے بندھا ہونے کی حالت میں ایک اندھے کنویں میں گرا ہوا دیکھا تھا۔

مَیں نے یہ رؤیا سنتے ہی بہت خوشی کا اظہار کیا اور سارے گھر والوں کو بتایا کہ میرے لئے تو یہ رؤیا تو بہت مبشر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس رؤیا کے ذریعہ بتایا ہے کہ میری حالت حضرت یوسف علیہ السلام کے مشابہہ ہے اور آپ میرے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں والا سلوک کر رہے ہیں اور مجھ پر ظلم کرتے ہوئے مجھے اپنی دشمنی اور لاتعلقی کے اندھے کنویں میں پھینک رہے ہیں۔

دفاع رسولؐ اور جماعت احمدیہ کی تلواریں

جب پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر شروع ہوا تو اس وقت عیسائیت کی طرف سے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات اور حملے کئے جا رہے تھے۔ ان دنوں میں جہاں مسلمانوں کی بدحالی، بے بسی، لاپرواہی اور ایمانی کمزوری پر دل خون ہوتا تھا وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے دفاع کے جذبہ سے سرشار ہو کر دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی تھی کہ کاش میری جان اس راہ میں قربان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معصوم سے جذبہ کو نوازا اور مجھے ایک بہت ہی پیارا رؤیا دکھایا۔

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گھڑسوار گھوڑے پر سوار ہے جس نے جنگی سازوسامان اور لباس پہنا ہوا ہے۔ مَیں نے کہا یہ کون ہیں؟ کسی نے مجھے بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مَیں نے کہا یہ تو ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ کہتے ہی مَیں حضورؐ کے پاس جاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم غزوہ خندق میں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار کھڑے ہیں آپ کے سامنے خندق کھودی ہوئی موجود ہے، اتنے میں حضورؐ پر کئی تلواریں حملہ آور ہوتی ہیں اور حضورؐ اپنی تلوار سے دفاع کرتے ہیں۔ میرے ہاتھ میں بھی ایک تلوار ہے جسے میں حضورؐ کے پیچھے دفاع کے لئے رکھ دیتا ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضورؐ کے پیچھے میری تلوار کے ساتھ بے شمار تلواریں موجود ہیں۔ مَیں پوچھتا ہوں کہ یہ کس کی تلواریں ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے یہاں پر رکھی گئی ہیں؟ تو ایک اعلان کرنے والا کہتا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کی تلواریں ہیں۔

پھر ہم نے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں جماعت احمدیہ کی یہ تلواریں اپنی آنکھوں سے چلتی ہوئی دیکھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر ہونے والے ہر اعتراض کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور کامیاب دفاع رسولؐ کا فریضہ سرانجام دیا۔

کسر صلیب

انہی دنوں کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور مبشر رؤیا سے نوازا۔ مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھا کہ آپ مدینہ منورہ میں ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ ایک بہت بڑا لشکر مدینہ منورہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور حضور انور احمدیوں کو مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے بلا رہے ہیں۔ یہ لشکر اپنے ہاتھوں میں صلیبیں پکڑے ہوئے آ رہا ہے۔ ہم احمدی حضور انور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مدینہ منورہ کے دفاع کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو اس لشکر کی صلیبیں ایک ایک کرکے ٹوٹتی اور گرتی جاتی ہیں۔

{حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد او رراہنمائی کے مطابق ایم ٹی اے 3 العربیہ پر عیسائیت کے حملہ کا جواب دیا جانے لگا تو اس نے عیسائیت کی صلیب توڑ کر رکھ دی۔ ندیم}

جلسہ سالانہ کبابیر میں شرکت

مجھے 2011ء کے جلسہ سالانہ کبابیر میں شرکت کا موقعہ ملا۔ جلسہ میں احمدی احباب کا آپس میں ملنا اور پیار و محبت بھرا ماحول ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جن جلسوں میں خلیفہ وقت بھی موجود ہوں انکی روحانی لذت تو یقیناً غیر معمولی ہو گی۔ جلسہ سے واپسی کے بعد مجھے یاد آیا کہ بیعت کے بعد اخبارات میں جب بھی احمدیت کے بارہ میں کوئی خبر چھپتی تھی تو مَیں اخبار کے تراشے کو کاٹ کر محفوظ کر لیتا تھا۔ چنانچہ جلسہ سے واپسی کے بعد مَیں نے اپنا پرانا تھیلا کھولا تو اس میں ''الدستور'' اخبار میں 1997ء میں ہونے والے جرمنی کے جلسہ سالانہ کی خبر کا تراشہ بھی موجود تھا جو منہائم میں ہوا تھا۔ اسی طرح مسجد بیت الفتوح کے افتتاح کی خبر تھی جس میں لکھا تھا کہ یہ یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے جسے جماعت احمدیہ نے بنایا ہے۔ یہ خبریں پڑھ کر میری کئی خوبصورت ایمانی اور روحانی یادیں تازہ ہو گئیں۔

آخر پر اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم احمدیوں کو اس بات پر خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور بے سروپا عقائد اور خلاف عقل امور کی اتباع سے بچا لیا۔

(باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

جماعت احمدیہ آسٹریا کے چھٹے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(منیر احمد منور۔ مبلغ انچارج آسٹریا، پولینڈ، چیک و سلواک ری پبلکس)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا چھٹا جلسہ سالانہ اتوار 29 رمئی 2011ء کو منعقد کیا گیا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے ویانا سے باہر کے بعض احباب جمعہ کے دن ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے تھے۔ جلسہ کی تیاریاں قریباً ایک ماہ سے جاری تھیں۔ لیکن جلسہ سے دو روز قبل جمعہ کے روز مشن ہاؤس کی صفائی اور تزئین اور جملہ مواصلاتی سسٹم کی تنصیب کے لئے ایک بڑا وقار عمل کیا گیا۔ مسجد میں نیا قالین بچھایا گیا جو رضاکارانہ طور پر دو احباب نے مل کر عطیہ کیا تھا۔

گزشتہ سال نیا مشن ہاؤس کرایہ پر حاصل کرنے کے بعد اس میں یہ پہلا جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ اس جگہ جلسہ کے انعقاد کا مقصد اس علاقہ میں بسنے والے مکینوں کو دعوت دے کر ان کے ساتھ تعارف حاصل کرنا اور ان کا اعتماد حاصل کرنا بھی تھا جس میں اللہ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور دو صد سے زائد ہمسایوں کو جلسہ کے دعوت ناموں کے ساتھ جماعت کے تعارف پر مبنی فولڈر بھی تقسیم کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی روایت کے مطابق اتوار 29 رمئی کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔ دس بجے صبح پرچم کشائی کی تقریب ہوئی مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مبلغ سلسلہ، انچارج ٹرکش ڈیسک نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے آسٹریا کا جھنڈا لہرایا۔

تین بجے سہ پہر پر مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار منیر احمد منور نے پیارے آقا کا بابرکت پیغام احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا۔ جس کا جرمن ترجمہ مکرم مصور احمد صاحب نے پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو سلام کا تحفہ دینے کے بعد تحریر فرمایا الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ 29 رمئی کو منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام انتظامات میں برکت ڈالے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہونے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والا ہر فرد پاکیزگی اختیار کرے۔ کلام الٰہی کی ہدایات پر چلے۔ اپنے آپ میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرے اور دوسروں کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات بھی تحریر فرما کر احباب کو خاص نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح کو حرز جان بنائیں۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جائیں۔ دنیا سے دلبرداشتہ ہو کر اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔

اس سال جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب نے جلسہ کے انتظامات میں نمایاں بہتری محسوس کی۔ جو حضور کے پیغام میں اور پیغام سے قبل کی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کا ایک نشان تھا۔ اور جملہ احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

پہلے اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں:

مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ''۔ مکرم راحت احمد صاحب شمیم بعنوان ''کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں''۔ مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریا ''اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ''۔

تقاریر اردو زبان میں تھیں اور ان کے رواں جرمن ترجمہ کا انتظام تھا۔

دوسرے اجلاس میں سوائے ایک تقریر کے سب تقاریر جرمن زبان میں رکھی گئی تھیں۔ اور اس اجلاس میں آسٹرین ہمسایوں کو دعوت دینے کے لئے دوسو سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ جن کے ساتھ جماعت کے تعارف پر مبنی فولڈر بھی تقسیم کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مصور احمد صاحب ''کیا اسلام آسٹریا کے لئے خطرہ ہے؟'' (جرمن)۔ مکرم مسرور احمد صاحب چیک ریپبلک ''اسلام اور رواداری''۔ مکرم مصور احمد صاحب آف چیک ری پبلک نے ''تجدید دین کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات''۔ خاکسار منیر احمد منور مبلغ انچارج آسٹریا نے 'قرآنی پیشگوئیاں' کے عناوین سے تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں دس آسٹرین مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ قریبی رومن کیتھولک چرچ کے پادری صاحب بھی شامل ہوئے اور جرمن زبان میں ہونے والی دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر کیا اسلام آسٹریا کے لئے خطرہ ہے؟ سے بہت متاثر ہوئے۔ جس میں اسلام کی امن اور سلامتی کے بارہ میں تعلیم کو واضح کیا گیا تھا۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے تعارف نہ ہونے کی وجہ سے اور اجنبیت کی وجہ سے میرے دل میں ایک خوف تھا۔ لیکن جب مَیں نے اس تقریر میں اس اسلامی تعلیم کے بارہ میں سنا جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تو میرا خوف دور ہو گیا اور مَیں اس میں بیان کردہ کسی بات سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ان کے علاوہ تین دیگر آسٹرین احباب نے بھی مختصر خطاب کیا اور اپنے دوست احمدی احباب کے ساتھ خوشگوار تعلقات پر خوشی کا اظہار کیا۔

اجلاس کے اختتام پر ایک سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں علمائے سلسلہ نے احباب و خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پردہ کی رعایت سے لجنہ نے بھی لکھ کر سوالات کئے۔ جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا۔

اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے آسٹریا کے طول وعرض کے علاوہ جرمنی اور انگلستان کے بعض احباب اور خواتین نے بھی شمولیت کی۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسٹریا کے احباب کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ملک میں اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

برکات رمضان اور قبولیت دعا کے متعلق روح پرور ارشادات

احمدی ہونے کے بعد، بیعت میں آنے کے بعد اس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔

دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے آخری امید گاہ اور علاج ہے۔

آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔

ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے اُسے دائمی بنانا ہے۔

دنیا کو آج فسادوں سے بچانے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے صرف ایک ہتھیار کی ضرورت ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12؍اگست 2011ء بمطابق 12؍ظہور 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ:187)

اس آیت کا ترجمہ ہے۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں، مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

دنیا کو آج جتنی خدا کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے اتنا ہی یہ خدا سے دور جا رہی ہے۔ یعنی اس دنیا میں بسنے والا انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اسے جس قدر دنیا کے فسادوں اور ابتلاؤں سے بچنے کے لئے اور پھر اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے، اُسی قدر اس تعلق میں کمزوری ہے۔ خدا سے تعلق جوڑنے کا دعویٰ کرنے والے بھی اُن لوازمات کی طرف توجہ نہیں دے رہے یا دینے کی کوشش نہیں کر رہے یا اُن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ خدا سے تعلق جوڑنے کے لئے صرف ظاہری ایمان اور ظاہری عبادت ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس روح کی تلاش کی ضرورت ہے جو ایمان اور عبادات کی گہرائی تک لے جاتی ہے۔ یہ تو حال ہے ایمان کا دعویٰ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا دعویٰ کرنے والوں کا۔ لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہے دنیا کا تقریباً تین چوتھائی آبادی جس نے یا تو خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر شریک کھڑے کر کے اپنے آپ کو شرک میں مبتلا کیا ہوا ہے یا پھر خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں ہے۔ خدا کے وجود کے ہی انکاری ہیں، اور نہ صرف آپ خود انکاری ہیں بلکہ ایک دنیا کو بھی گمراہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑ رہے۔ لیکن اس تمام صورتحال میں ایک چھوٹا سا طبقہ ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدے پر یقین کرنے والا، اُس پر ایمان رکھنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے وعدوں کے پورا ہونے کی تصدیق کرنے والا ہے۔ جو اس بات پر یقین کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ اس زمانہ میں جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے اور اس زمین و آسمان کے خالق کو بھول رہی ہے یا اُس کی ہستی کا مکمل فہم و ادراک نہیں رکھتی، اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے اظہار کے لئے زمانے کو فساد کی حالت سے نکالنے کے لئے، بندے کو خدا کے قریب کرنے کے لئے ایک امام الزمان کو بھیجا ہے۔ اور یہ طبقہ یا گروہ یا جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدیوں کا ہے۔ لیکن کیا اس پر ایمان اور اس یقین پر قائم ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجنے والے کو بھیج دیا، کافی ہے؟ اور اب وہ آنے والا یا اُس کے چند حواری ہی خالق و مخلوق کا تعلق جوڑنے اور دنیا کے فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے؟ اگر ہم احمدیوں کی یہ سوچ ہے تو ہماری سوچ بھی اُن لوگوں کے قریب ہے جو صرف ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے اور عبادتوں کا دعویٰ کرنے والے ہیں، لیکن عمل سے دور ہیں۔ اگر ہماری اپنی حالتوں پر نظر نہیں، اگر ہم اپنے خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے نہیں۔ اگر ہم اپنی نسلوں اور اپنے ماحول کو اِس آنے والے کے پیغام سے روشناس کروانے والے نہیں اور اُس سے آگاہی دلانے والے نہیں تو پھر ہم نے بھی پا کر کھو دیا۔ ہم نے دنیا کی دشمنیاں بھی مول لیں اور خدا کو بھی نہ پایا۔ پس احمدی ہونے کے بعد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اُس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو ایک حقیقی عبدِ رحمان میں ہونی چاہئے۔ اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے اور جن کے اُمّت کے اندر سے نکل جانے کی خبر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ کو اُمّت کے بارے میں فکر پیدا ہوئی، تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو پریشان دیکھتے ہوئے اور آپ کی دعاؤں کو امت کے حق میں قبول کرتے ہوئے فرمایا۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعۃ:3-4)۔ اور اِن کے سوا ایک دوسری قوم بھی ہے جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی یہ کہہ کر دور فرما دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس جاہل اور مشرک قوم کو باخدا انسان بنا دیا تھا، جس طرح عیاشیوں میں پڑے ہوئے اور خدا کے وجود سے بے بہرہ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بن گئے، اسی طرح اُمّت کے بگڑنے کے باوجود آخَرِيْن میں تیرا ایک عاشقِ صادق پیدا کر کے اُس کے ذریعہ پھر وہ عباد الرحمٰن بناؤں گا جو پھر میری بندگی کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! گو ایک عارضی زوال تو ہوگا لیکن غالب اور حکمت والے خدا نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اب دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام انسانیت کے لئے نجات کا دین ہے، اب دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے آخری امید گاہ اور علاج ہے۔ اب اس دین نے ہی اپنی خوبصورتی دکھا کر دنیا کے دینوں پر غالب آنا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے مسیح محمدی اور اُس کے ماننے والوں نے ہی کردار ادا کرنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہے، اُس نے اشرف المخلوقات کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے، خیرِ اُمّت کو اُس کا مقام دلانے کے لئے یہ سامان فرمایا اور آئندہ فرماتا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دلائی کہ یہ عاشقِ صادق آئے گا جو پھر دنیا میں دین کو قائم کرے گا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہی یہ آنے

والا مسیح موعود آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ ربّ العالمین کی ربوبیت کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے قول ربّ العالمین میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے۔اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اُسی کی طرف سے ہے۔اور اس زمین پر جو بھی ہدایت یافتہ جماعتیں یا گمراہ اور خطا کار گروہ پائے جاتے ہیں وہ سب عالمین میں شامل ہیں۔کبھی گمراہی، کفر، فسق اور اعتدال کو ترک کرنے کا "عالم" بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ زمین ظلم وجور سے بھر جاتی ہے اور لوگ خدائے ذوالجلال کے راستوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔نہ وہ عبودیت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور نہ ربوبیت کا حق ادا کرتے ہیں۔زمانہ ایک تاریک رات کی طرح ہو جاتا ہے اور دین اس مصیبت کے نیچے روندا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک اور عالَم لے آتا ہے تب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جاتی ہے اور ایک نئی تقدیر آسمان سے نازل ہوتی ہے اور لوگوں کو عارف دل (یعنی پہنچاننے والے دل) اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے ناطق زبانیں (بولنے والی زبانیں) عطا ہوتی ہیں۔پس وہ اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور ایک پامال راستہ کی طرح بنا لیتے ہیں اور خوف اور امید کے ساتھ اُس کی طرف آتے ہیں۔ایسی نگاہ کے ساتھ جو حیا کی وجہ سے نیچی ہوتی ہیں اور ایسے چہروں کے ساتھ جو قبلہ حاجات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (اُس طرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں سے اُن کی حاجتیں پوری ہونی ہوں۔اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔) اور بندگی میں ایسی ہمت کے ساتھ جو بلندی کی چوٹی کو دستک دے رہی ہوتی ہے، ایسے وقتوں میں اُن لوگوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے جب معاملہ گمراہی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے اور حالت کے بدل جانے سے لوگ درندوں اور چوپاؤں کی طرح ہو جاتے ہیں تو اُس وقت رحمتِ الٰہی اور عنایتِ ازلی تقاضا کرتی ہے کہ آسمان میں ایسا وجود پیدا کیا جائے جو تاریکی کو دور کرے اور ابلیس نے جو عمارتیں تعمیر کی ہیں اور خیمے لگائے ہیں اُنہیں منہدم کردے۔تب خدائے رحمان کی طرف سے ایک امام نازل ہوتا ہے تا کہ وہ شیطانی لشکروں کا مقابلہ کرے۔اور یہ دونوں رحمانی اور شیطانی لشکر برسرِ پیکار رہتے ہیں اور ان کو وہی دیکھتا ہے جس کو دو آنکھیں عطا کی گئی ہوں۔یہاں تک کہ باطل کی گردنوں میں طوق پڑ جاتے ہیں اور امورِ باطلہ کی سراب نما دلیلیں معدوم ہو جاتی ہیں۔پس وہ امام دشمنوں پر ہمیشہ غالب اور ہدایت یافتہ گروہ کا مددگار رہتا ہے۔ہدایت کے علَم بلند کرتا ہے اور پرہیزگاری کے اوقات واجتماعات کو زندہ کرنے والا ہوتا ہے یہاں تک کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اُس نے کفر کے سرغنوں کو قید کر دیا ہے اور اُن کی مشکیں کس دی ہیں اور اس نے جھوٹ اور فریب کے درندوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور اُس نے بدعات کی عمارتوں کو گرا دیا ہے اور اُن کے گنبدوں کو توڑ پھوڑ دیا ہے"۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر18صفحہ131تا134)

(ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ92تا94)

یہ عظیم انقلاب جس کا بیان آپؑ نے فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آ گیا، یہی بیان فرما رہے ہیں آپ۔تو کیا یہ عارضی انقلاب تھا، یہ وقتی "عالم" تھا جو پیدا ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم الانبیاء تھے، آپؐ کا زمانہ تو تا قیامت قائم رہنے والا زمانہ ہے۔آپکی امت تو تا قیامت فتحیاب رہنے والی امت ہے اور آپ مسلم اُمت کے نبی ہیں۔پس جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس انقلاب کے جاری رہنے کے لئے آپؐ کو خبر دی تھی کہ ایک آئندہ زمانے میں ایک آدمی آئے گا۔

اس بات کو کھولتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پھر آگے فرماتے ہیں:

"پھر اللہ پاک ذات نے اپنے قول ربّ العالمین میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں اُسی کی حمد ہوتی ہے۔اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اُس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یادِ خدا میں محو رہتے ہیں۔اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اُس کی تسبیح وتحمید کرتی رہتی ہے۔اور جب اُس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کی راہوں اور اُس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے۔اپنے اس ربّ کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اُس کی پرورش کی۔وہ اپنے تمام اوقات میں اُس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے وجود کے تمام ذرات سے اُس سے محبت کرتا ہے تو اُس وقت وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے۔اسی لئے اعلم العالمین کی کتاب قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اُمّت رکھا گیا۔اور عالمین سے ایک عالَم وہ بھی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے۔ایک اور عالَم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں پر رحم کر کے آخری زمانہ میں مومنوں کے ایک دوسرے گروہ کو پیدا کرے گا۔اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ (القصص:71) میں اشارہ فرمایا ہے۔اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو احمدوں کا ذکر فرما کر ہر دو کو اپنی بے پایاں نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ان میں سے پہلے احمد تو ہمارے نبی احمدِ مصطفیٰ اور رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اور دوسرا احمد احمدِ آخر الزمان ہے جس کا نام محسن خدا کی طرف سے مسیح اور مہدی بھی رکھا گیا ہے۔یہ نکتہ میں نے خدا تعالیٰ کے قول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن سے اخذ کیا ہے۔پس ہر غور وفکر کرنے والے کو غور کرنا چاہئے"۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر18صفحہ137تا139)

(ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ96تا97)

یہ آپ کی عربی کتاب ہے اعجاز المسیح دونوں حوالے اُس کے ہیں۔

پس عبدِ کامل کی کامل پیروی اور اُس کے عشق ومحبت کی انتہا کی وجہ سے اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا جنہوں نے پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے عشق ووفا اور عبودیت کے راستے دکھائے۔جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وہ انقلاب پیدا فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے منکر اور مشرک باخدا انسان بن گئے اور پھر انہوں نے دنیا کو بھی یہ پیغام دے کر قوموں اور ملکوں کو خدائے واحد و یگانہ کا عبادت گزار بنا دیا ہے، لیکن پھر خدا تعالیٰ کو بھولنے اور دنیا داری میں پڑنے کی وجہ سے اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول کر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیئے گئے۔بیشک اُس اندھیرے دَور میں بھی کہیں کہیں اس روحانی نظام کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے مقامی طور پر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو کھڑا کرتا رہا لیکن وہ جاہ وحشمت، وہ ساکھ جو مسلمانوں کی تھی، وہ تعلق باللہ جو ابتدائے اسلام میں عموماً نظر آتا تھا وہ غائب ہو گیا۔پس اب احمدِ ثانی کے ذریعہ سے ربّ العالمین نے جو انقلاب پیدا کرنے کا اعلان فرمایا ہے اُسے آپؑ کے ماننے والوں نے جاری رکھنا ہے۔اور جو جاری رکھنے والے ہیں وہی حقیقت میں آپ کے ماننے والے ہیں۔عبدِ رحمان بننا ہے اور عبدِ رحمان اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے بنانے ہیں۔تبھی ہم آج دوسرے مسلمانوں سے مختلف کہلانے کا حق رکھتے ہیں ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا صرف ایمان کا دعویٰ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ہم دوسروں سے اپنے آپ کو ممتاز سمجھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا عظیم کام کر گئے۔آپؑ کے صحابہ میں سے وہ عباد الرحمٰن پیدا ہوئے جو صاحبِ رؤیا وکشوف تھے۔وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عبد بننے کا حق ادا کیا۔پس گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی آخرین کی پیشگوئی پوری ہوئی۔پھر آپ کے صحابہ کو مقام ملا جو جس نے اُن کو پہلوں سے ملایا، لیکن اب یہ نظام اور جماعت کی ترقیات کی پیشگوئیاں تا قیامت ہیں۔ہم جب بڑے فخر سے اس کا ذکر کرتے ہیں تو صرف ذکر کافی نہیں ہے، ہمیں اس انقلاب کا حصہ بننے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا ہوگا۔صرف اپنے بزرگوں کے حالات پر ہم خوش نہیں ہو سکتے۔ہمیں اُس تسلسل کو بھی قائم رکھنے کی ضرورت ہے جو انقلاب کی صورت میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگیوں میں ہمیں نظر آتا ہے۔آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔پس اس کے لئے ہم جب تک انفرادی اور اجتماعی کوشش نہیں کریں گے، ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، ہم احمدِ ثانی کے حقیقی ماننے والوں میں شامل ہونے والے نہیں کہلا سکتے۔اور یہ ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ کے وہ عباد بننے کی کوشش نہیں کرتے جو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِي کا عملی مظاہرہ کرنے والے ہیں۔جو وَلْيُؤْمِنُوْا بِي کی عملی تصویر بنتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ہماری حالتوں کو سنوارنے کے لئے ایک اور رمضان المبارک سے گزرنے کا ہمیں موقع عطا فرمایا جس میں خدا کا قرب پانے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر لبیک کہنے، ایمان میں ترقی کرنے کے راستے مزید کھل جاتے ہیں۔پس ہم میں سے خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیار سے کہے گئے اس لفظ " عِبَادِيْ "یعنی میرے بندے کا اس رمضان میں اعزاز پانے والے ہوں۔ہم ایک شوق، ایک لگن سے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی کوشش والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے......"فرمایا "صلوۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب"۔

(ملفوظات جلد2صفحہ561مطبوعہ ربوہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

دلوں کو روشنی بخشنے کے لئے یہ مہینہ بڑا اعلیٰ مہینہ ہے، کیوں اعلیٰ ہے۔ اس کی ذاتی حیثیت تو کوئی نہیں ہے۔ جس طرح باقی مہینے ہیں انتیس یا تیس دن کے یہ مہینہ بھی ہے۔ مہینہ اس لئے عمدہ مہینہ ہے کہ اس میں دو عبادتوں کو اکٹھا کیا ہے خدا تعالیٰ نے اور اپنے بندوں کو یہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا موقع دیا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:

”تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے“ دوری ہو جائے۔” اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے“۔

(ملفوظات جلد2صفحہ562-561مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہمارا وہ مقصود ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رمضان میں دو عبادتیں جمع ہو گئیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، نماز بھی اور روزہ بھی۔ پس رمضان میں اپنی نمازوں کی بھی خاص حالت بنانے کی ضرورت ہے جس سے ایسا تزکیہ حاصل ہو جو نفس کی برائیوں اور شہوات سے اتنا دور کر دے کہ پھر ہم فَاِنِّیْ قَرِیْب کی آواز سن سکیں۔ ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے، اُسے دائمی بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر ہمیشہ لبیک کہنے والا رہنا ہے۔ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کرنا ہے۔ یہ سب کچھ یہ سوچ کر کرنا ہے کہ آج ہماری بقا بھی اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنیں اور دنیا کی بقا بھی ہم سے وابستہ ہے۔ ہم خود اندھیروں میں ہوں گے تو دنیا کو کیا راستہ دکھائیں گے۔ ہم خود عِبَادِیْ کے لفظ کی گہرائی سے ناآشنا ہوں گے تو دوسروں کو عباداللہ بننے کے لئے کیا رہنمائی کریں گے؟ اس زمانہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اُس کام کے آگے بڑھانے کے لئے بھیجا ہے جس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، پس جو سوال اللہ کے بندوں نے، اُن بندوں نے جو اللہ تعالیٰ کو پانے کی خواہش رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا، وہی سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے دنیا نے کیا اور آپ نے اُن کو اصلاح کا طریق بتایا، اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کا طریق بتایا اور ایک جماعت اپنے اردگرد جمع کر لی، اور یہی سوال مومنین کی جماعت سے آج دنیا کا ہے۔ پس مومنین کی جماعت اُس وقت اس کا صحیح جواب دے سکتی ہے جب جماعت کا ہر فرد اُس معیار کو حاصل کرنے والا ہو جو لبیک کہنے والوں اور ایمان لانے والوں کا ہونا چاہئے، ایمان میں ترقی کرنے والوں کا ہونا چاہئے۔ جب ہماری پکاروں کے بھی خدا تعالیٰ جواب دے رہا ہو گا جب ہمیں فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کا صحیح ادراک حاصل ہو گا، آج دنیا میں ہر جگہ فساد ہی فساد نظر آ رہا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب، مسلمان ممالک ہوں یا عیسائی ترقی یافتہ ممالک، ایک بے چینی نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ اور گزشتہ دنوں اسی ملک میں جو توڑ پھوڑ اور بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے اُس نے ان لوگوں کی بھی آنکھیں کھول دی ہیں کہ صرف غریب ملکوں کا امن ہی خطرے میں نہیں ہے، ان لوگوں کا امن بھی خطرے میں ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا عبد بنایا جائے لیکن کس طرح؟ ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی دنیاوی طاقت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پہچان کروائی جا سکتی ہے۔ دنیا کی حالت کو سنوارنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے جو اس زمانہ کے امام نے ہمیں بتایا ہے کہ جہاں اس امن کا پیغام پہنچاؤ وہاں دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی چاہو۔ دعاؤں کی طرف زیادہ زور دو۔ جہاں کوششیں کرو وہاں کوششوں سے زیادہ دعاؤں پر انحصار کرو، لیکن جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں کی قبولیت اُنہیں ہی ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنیوالے اور اللہ پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے جو طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں بتائے ہیں، اُن میں سے بعض کو مختصراً پیش کرتا ہوں۔ وہ کونسی باتیں ہیں جن پر لبیک کہلوا کر، اللہ تعالیٰ دعاؤں کے سننے اور جواب دینے کا فرماتا ہے۔ وہ کس قسم کا ایمان ہے جو ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے بندے اور خدا کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک شرط جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو (ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ 535 مطبوعہ ربوہ) خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہر وقت اُس کے سامنے رہے۔ ہر وقت یہ سامنے رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے، میرا ہر حرکت و سکون اُس کے سامنے ہے۔ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔ جسمانی اعضاء بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور تمام اخلاق اور مخلوق سے تعلق بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔ اور یہی اصل تقویٰ ہے، انسان کی آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ، پاؤں سب وہ حرکت کر رہے ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں۔ اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا کرو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اہم بات یہ بھی فرمائی کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ضروری ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 522 مطبوعہ ربوہ) پھر اس بات پر یقین کہ اگر خدا تعالیٰ ہے اور یہ زمین و آسمان اور یہ کائنات اور تمام کائناتیں اور ہر وہ چیز جس کا ہمیں علم ہے یا نہیں، اُس کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ اور صرف پیدا کرنے والا ہی نہیں بلکہ وہ تمام قدرتوں کا مالک بھی ہے، وہ تمام طاقتوں اور قدرتوں کا سرچشمہ بھی ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ جس چیز کو پیدا کیا اُس کو فنا بھی کر سکے۔ وہ قدرت رکھتا ہے جس چیز کو چاہے وہ پیدا کر دے۔ وہ زندگی دینے والا بھی ہے اور موت دینے والا بھی ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور زندوں کو مارنے والا ہے۔ اور دعاؤں کے ذریعہ سے وہ ایسا انقلاب پیدا کرنے والا ہے جو مُردوں میں نئی روح پھونک دیتی ہیں۔ اور تب یہ ایمان ہو گا کہ وہ سب قدرت رکھتا ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سن کر قبول کرے، اور وہ کرتا ہے، اُن دعاؤں کو جسے وہ بہتر سمجھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اُن دعاؤں کو سن کر قبول کرتا ہے جسے وہ بہتر سمجھتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر2صفحہ267مطبوعہ ربوہ)

پھر دعا کے لوازمات میں سے یہ بھی لازمی امر ہے کہ ”اس میں رِقت ہو۔“ (ملفوظات جلد3 صفحہ 397 مطبوعہ ربوہ) جب دعا کی جائے صرف زبانی تھوڑے سے الفاظ دہرا کر نماز سے یا دعاؤں سے فارغ نہ ہو جاؤ، بلکہ ایک رقت ہو ایک سوز ہو۔ دل پگھل جائے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ جو اس سوچ کے ساتھ بہہ رہے ہوں کہ خدا تعالیٰ ہی وہ آخری سہارا ہے جو میری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ایک اضطراب کی کیفیت طاری ہو جائے۔ ایک بے قراری ہو کہ یہ آخری سہارا ہے، اگر یہ ختم ہو گیا تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ حالت ہونی چاہئے تمہاری دعاؤں کی۔

پھر ایک شرط دعا کی قبولیت کی عاجزی ہے۔ یہ عاجزی ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اس لئے ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں　　　شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براھین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد نمبر21صفحہ18)

کہ اپنی عاجزی کی انتہا تک پہنچو گے، اپنے آپ کو کمتر سمجھو گے، اپنے نفس کو ہر قسم کے تکبر سے پاک کرو گے تب ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ متکبر کا خدا تعالیٰ سے قرب کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کا وصل اور قرب میسر نہیں تو پھر دعاؤں کی قبولیت بھی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی“۔

(ملفوظات جلد3صفحہ397مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ انسان مسلسل دعا کرتا رہے کہ مجھے دعاؤں کی توفیق بھی ملے۔ یعنی مقبول دعاؤں کی توفیق ملنے کے لئے بھی دعاؤں کی ہی ضرورت ہے۔ پس جب یہ سوچ ہو گی تو پھر دعاؤں سے غفلت اور اُن اعمال سے دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جن اعمال کے کرنے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بننے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اُس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے“۔ (ملفوظات جلد3صفحہ315مطبوعہ ربوہ)

پس خوش قسمت ہیں وہ جو بکا و زاری سے اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے دنیا کی لغویات سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اُن مقربوں میں سے ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کا غلبہ فرما دیتا ہے۔ اُن کو برائیوں سے دور کر دیتا ہے۔ لیکن اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش پہلے انسان کو ہی کرنی پڑتی ہے، اُسی کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا پڑتا ہے یہی قانونِ قدرت ہے، یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے، قانونِ شریعت ہے، اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔

پھر دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک اہم حکم یہ ہے جس کا پہلے بھی مختصر ذکر ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اُس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے“۔ (ملفوظات جلد2صفحہ195مطبوعہ ربوہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھر آپ فرماتے ہیں:

''اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا، خدا تعالیٰ اُسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اُس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں''۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ539 مطبوعہ ربوہ)

پس فرمایا کہ امن کی حالت میں بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنی چاہئے اُس سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہی دعاؤں کی قبولیت کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہا ہے نہ کہ میری بات مانو، تو یہ اُن باتوں میں سے بات ہے کہ ہر حالت میں اُس سے دعائیں مانگتے رہو، صرف رمضان کے مہینے میں نہیں، کسی مشکل کے وقت میں نہیں، کسی مصیبت کی گھڑی میں نہیں بلکہ ہر امن اور سلامتی کے وقت میں، عام حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ضروری ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ21 مطبوعہ ربوہ)

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ پس وہ میری بات پر لبیک کہیں تو اُن تمام باتوں کی تلاش کرنی ہوگی جن کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، تا کہ اُن کو بجا لا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ اور تمام اُن باتوں کو تلاش کر کے اُن باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی ہوگی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور قرآن کریم میں یہ احکام سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو، اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ''۔ دین العجائز یہی ہے جو احکامات ہیں اُن پر جس حد تک عمل ہو سکتا ہے، کرو اُس کے آگے پھر ترقی کرو گے تو آگے پھر اگلی سلوک کی راہیں ہوں گی۔ لیکن بنیاد یہی ہے کہ احکامات جو ہیں اُن پر جس طرح کئے گئے ہیں اُن پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ فرمایا کہ ''قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے''۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر3 صفحہ548)

اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہم اس نکتے کو بھی سمجھتے ہوئے محسنِ حقیقی کو راضی کرنے والے بن جائیں۔ رمضان کے ساتھ دعاؤں کی قبولیت، احکامات کی پابندی، ایمان میں مضبوطی اور ہدایت کے حصول کو جوڑ کر اللہ تعالیٰ نے جو ہماری اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ میں تو اپنے بندوں کی بہتری اور اُن کو آفات، مصائب اور عذاب سے بچانے کیلئے ہر وقت تیار ہوں لیکن بندوں کو بھی اپنا حق بندگی ادا کرنا ہوگا، اپنے آپ کو میرے خالص بندوں کی یا خاص بندوں کی طرف منسوب کر کے تمہیں بھی اُن باتوں کے بجا لانے کی کوشش کرنی ہوگی، اُس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے لائے ہیں یا لاتے ہیں۔ تا کہ دنیا میں عباد الرحمٰن کی کثرت نظر آئے، تا کہ ان عباد الرحمٰن کی وجہ سے دنیا پیار، محبت اور امن کا گہوارہ بنے۔ تا کہ اس دنیا میں جنت کے نظارے نظر آئیں۔ پس ہمارا ایمان میں مضبوطی کا دعویٰ، زمانے کے منادی کو سننا اور قبول کرنا، مخلوقِ خدا سے ہمدردی کا اہم فریضہ جو الٰہی جماعتوں کے سپرد کیا جاتا ہے، ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں میں شامل ہوں، اُن بندوں میں شامل ہوں جن کی دعائیں خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اُن بندوں میں شامل ہوں جو اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ اُن بندوں میں شامل ہوں جو مخلوق کی ہمدردی کی وجہ سے اُسے برائیوں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی بچانے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔

پس یہ رمضان ہمیں انہیں باتوں کی ٹریننگ دینے اور ہمیں حقیقی عبد بننے کے معیار حاصل کرنے اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی اور جلا پیدا کرنے کے لئے آیا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر اس سے بھرپور فائدہ اٹھاویں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آج دنیا کو فسادوں سے بچانے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے کسی دنیاوی ساز و سامان کی ضرورت نہیں جیسا کہ میں نے کہا، نہ کام آ سکتا ہے، صرف اور صرف ایک ہتھیار کی ضرورت ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ پس اس رمضان میں جہاں اپنے لئے، اپنی نسلوں کے ایمان اور تعلق باللہ کے لئے دعائیں کریں، اس دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعائیں کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ اُن کا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر2 صفحہ148 مطبوعہ ربوہ)

لیکن اس بات کا حقیقی ادراک بھی آج صرف احمدیوں کو ہی ہے۔ پس جب ہمارا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے تو مایوسی کی کوئی وجہ نہیں اور یقیناً مایوس نہیں، اور اس یقین پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام باتیں ضرور پوری ہوں گی جو جماعت کی ترقی سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بتائی ہیں۔ انشاء اللہ۔ اور یقیناً وہ دن انشاء اللہ آئیں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا پر لہرائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے اُن بندوں کی اکثریت ہوگی جو رُشد و ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ پھر میں یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس دعا کو کبھی نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل رکھے جو اُس کے ہدایت یافتہ اور خالص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

آج پھر میں نمازِ جمعہ کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ ہے مکرم صوبیدار ریٹائرڈ راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ کا، جن کی 4 اگست کو نوّے سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ فوج میں رہے اور دوسری جنگِ عظیم میں بھی فوج میں تھے۔ پھر پاکستان بننے سے کچھ عرصہ قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر قادیان آ گئے، وہاں رہے اور آپ کی صحبت سے فیض پاتے رہے۔ فرقان بٹالین میں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی اور 1953ء میں بھی بعض اہم کام انجام دینے کی توفیق ملی۔ تہجد گزار، تلاوت کے پابند، نمازوں کی پابندی اور قناعت شعار، قناعت کرنے والے اور متوکل انسان تھے اور دعوت الی اللہ کا بھی آپ میں ایک جوش تھا۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا اور ہر پروگرام کو جو خلیفۂ وقت کا ہوتا تھا بڑے غور سے دیکھتے، سنتے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ موصی تھے۔ ان کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے راجہ منیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے جونیئر سیکشن کے پرنسپل ہیں اور دوسرے راجہ محمد یوسف صاحب جرمنی کے امور خارجہ کے سیکرٹری ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ نذیر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ کا۔ یہ بھی 7 اگست کو وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور یہ ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھیں جو قادیان سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ نیک، خوش اخلاق، خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ محلّہ کی سطح پر پچاس سال سے زائد لجنہ کی مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی اور اعلیٰ کارکردگی پر سندات بھی حاصل کیں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ محلے کے دوسرے بچے بچیوں کو قرآنِ کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ ان کے بیٹے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد ربوہ ہیں۔ اور دوسرے شیخ منیر احمد صاحب جرمنی میں ہیں جو انصار اللہ جرمنی کے دعوت الی اللہ کے قائد ہیں اور ایک ان کے داماد بھی مربی سلسلہ ہیں۔ ہمسایوں سے بھی ان کا بڑا اچھا تعلق تھا، خلوص تھا۔ انہوں نے وصیت کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

جماعت احمدیہ باندووندو (کونگو کنشاسا) کے

پانچویں جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

دنیا کو آپ جیسے مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ (عیسائی پادری)

آج پہلی بار مسجد میں داخل ہوکر معلوم ہوا کہ یہ جگہ تو بہت پُرسکون ہے (ایک مہمان)

(رپورٹ: طاہر منیر بھٹی - مبلغ سلسلہ باندوندو)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ باندوندو کو اپنا پانچواں دو روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 29 اور 30 اپریل 2011ء کو صوبائی دارالحکومت BANDUNDU میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باندوندو شہر دارالحکومت کنشاسا سے چارصد کلومیٹر دور شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس شہر میں 2005ء میں باقاعدہ جماعت کا آغاز ہوا تھا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد جلسہ سے چار روز قبل شروع ہوگئی تھی جبکہ کنشاسا سے مرکزی وفد جو مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ امیر جماعت کونگو، مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر اول اور مکرم فرید احمد صاحب نمائندہ انصاراللہ پر مشتمل تھا، جلسہ سے ایک روز قبل باندوندو پہنچا۔

تین دن قبل جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔ اسی طرح ٹیلی فون پر اور زبانی اطلاع بھی بھجوائی گئی۔

جلسہ کے لئے ایک ہال کرائے پر لیا گیا تھا لیکن جلسہ سے دو روز قبل شہر میں ہنگامہ ہونے کی وجہ سے جلسہ مسجد نور کے احاطے میں منعقد کرنے کا پروگرام بنا۔ برلب سڑک یہ ایک وسیع احاطہ ہے جہاں مسجد نور کے علاوہ کافی جگہ خالی ہے۔ مسجد نور سے صرف پچاس میٹر کے فاصلے پر گورنر ہاؤس اور صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ واقع ہے۔ جلسہ گاہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔

جلسہ والے دن صبح جلسہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور منتظمین اور کارکنان کو ہدایات دیں۔

جلسے کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جبکہ نماز فجر کے بعد دروس قرآن و حدیث اور ملفوظات ہوئے۔ ایک بجے نماز جمعہ ہوئی جس میں سب احباب شامل ہوئے۔

پہلا سیشن

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز بعد سہ پہر تین بجے مکرم امیر صاحب کونگو کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام مع فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔

مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ، امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کونگو نے اپنی افتتاحی تقریر میں قیام نماز کی طرف توجہ دلائی اس طرح جلسہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے جلسہ کے مقاصد سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی یاددہانی کرائی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم سلیمان MATOPI صاحب نے **نماز کی اہمیت** کے موضوع پر تقریر کی، بعد ازاں مکرم عیسیٰ KITANU صاحب نے **انفاق فی سبیل اللہ** کے موضوع پر تقریر کی۔ ایک تقریر حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ کے عنوان پر ہوئی۔ آخر پر حضرت مسیح موعود کی آنحضرتؐ کے متعلق عاشقانہ تحریرات پڑھ کر سنائی گئیں۔ اس طرح پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

مجلس سوال و جواب

نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سب احباب نے دلچسپی سے اس مجلس میں حصہ لیا۔ مکرم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

جلسہ کا دوسرا روز

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ جبکہ نماز فجر کے بعد دروس قرآن و حدیث اور ہوئے۔

صبح ساڑھے دس بجے جلسے کے دوسرے سیشن کا آغاز زیر صدارت مکرم نائب امیر اول کونگو تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں نظم پیش کی گئی۔

پہلی تقریر **قرآن مجید کے فضائل** پر محمد بولے BOLEME لوکل معلم نے کی۔ پھر انس موسو MUSU لوکل معلم نے **حضرت مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئیوں** پر تقریر کی۔ آخری تقریر **اطاعت خلافت** کے حوالے سے عبداللہ NDUKUTE نے کی۔

نومبائعین کے تأثرات

اس سال ایک نیا پروگرام بھی شامل جلسہ تھا یعنی نومبائعین کے تأثرات۔ چنانچہ پانچ احباب نے سٹیج پر آکر اپنے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد ہی انہیں اسلام کا حقیقی علم اور عرفان حاصل ہوا ہے۔ اب حقیقتاً وہ اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو لوگوں نے پسند کیا اور دلچسپی سے سنا۔ اس طرح سیشن کا اختتام ہوا۔

تیسرا و اختتامی سیشن

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ غیر از جماعت مہمانوں کے لئے کرسیوں کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

اختتامی سیشن شروع ہونے سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔ آخری اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم امیر صاحب کونگو تلاوت قرآن حکیم سے ہوئی۔ بعد ازاں کورس کی صورت میں نظم پیش کی گئی۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم اعمر ابدان صاحب نائب امیر اول نے **آنحضرتؐ کا دشمنوں سے حسن سلوک** کے عنوان پر کی۔ پھر **حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اغراض و مقاصد** کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات پیش کیں۔

بہت لوگوں کی اطرف سے بار بار سوال ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں یا جماعت میں داخلے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے اس لئے جلسہ کے پروگرام میں شرائط بیعت بھی شامل کی گئی تھیں۔ مکرم اسمٰعیل NGAKIMI صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔

غیر از جماعت مہمانان کرام

اس سال مہمانوں میں صوبہ باندوندو کے گورنر کے نمائندہ، گورنمنٹ کے صوبائی عہدیدار، پادری حضرات، سول سوسائٹی کے عہدیدار، پروفیسرز، یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر معززین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس بار خاص حالات کی وجہ سے سرکاری نمائندوں کی زیادہ شرکت کی توقع نہ تھی لیکن اللہ کے فضل سے ساٹھ سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

مہمانوں کے تأثرات

معزز مہمانوں میں سے بعض کو اپنے تأثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ سب مہمانوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ جماعت کو ایسے پروگرام مزید کرنے چاہیں تاکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم سب پر عیاں ہو۔ مہمانوں نے کہا آپ کا فرض ہے کہ ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں ورنہ ہم آپ کو بھی دہشت گرد سمجھتے رہیں گے۔

ایک مہمان پادری نے کہا جب میری والدہ کو پتہ چلا کہ مَیں مسلمانوں کے جلسے میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا خبردار احتیاط کرنا۔ لیکن مَیں نے یہاں دیکھا ہے کہ ان کا وسوسہ درست نہ تھا۔ مَیں اپنی والدہ کو جا کر بتاؤں گا کہ مَیں آج ان لوگوں سے ملا ہوں جو باقی دنیا سے مختلف ہیں جو حقیقت میں امن پسند، امن قائم کرنے والے اور دنیا کو امن کا گھر بنانے کا پختہ عزم لئے ہوئے ہیں۔ دنیا کو ان مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ انہوں نے کہا حقیقی امن اور سکون آپ لوگوں کے پاس ہے۔

ڈویژنل چیف برائے نوجوانان نے کہا کہ مَیں کیتھولک عیسائی ہوں۔ مَیں پہلی دفعہ مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ مَیں نے یہ سنا تھا کہ مسلمان صرف جنگ کرتے ہیں۔ لیکن جو کچھ یہاں دیکھا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ آپ کا انتظام، ڈسپلن اور سلوک بہت اعلیٰ ہے۔ آپ واقعۃً خدائی جماعت ہیں۔ مَیں آپ کا بہت ادب کرتا ہوں۔

ریڈیو BANDUNDU FM کے جرنلسٹ نے کہا کہ آج پہلی دفعہ اسلام کا پیغام سمجھا ہے۔ آج اسلام کو دریافت کیا ہے۔ آج اسلام کو بطور مذہب کے مانا ہوں۔ میں اسلام کو بہت برا سمجھتا تھا آج پہلی دفعہ محمد ﷺ کے پیغام کو سمجھا ہوں۔

نمائندہ گورنر آنریبل ILWANI نے کہا کہ اسلام لوگوں کا مذہب ہے۔ امن اور محبت کے بغیر معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا آپ لوگوں کی جماعت حقیقی امن کے قیام کی کوشش کر رہی ہے۔

ایک مہمان نے کہا سنا تھا کہ مسجد جادو نگری ہوتی ہے آج پہلی بار مسجد میں داخل ہو کر پتا چلا کہ یہ جگہ تو بہت پرسکون ہے۔

غیر معمولی حالات میں جماعت کو جلسہ کرنے کی اجازت

جلسہ سے دو روز قبل شہر میں ہنگامہ اور جانی نقصان ہونے کی وجہ سے جلسہ کا انعقاد ناممکن نظر آ رہا تھا۔ مکرم امیر صاحب کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے فوری طور پر حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں دعا کی فکس بھجوائی اور فیصلہ کیا کہ جب تک گورنمنٹ منع نہ کرے جلسہ کینسل نہ کیا جائے۔ کیونکہ صوبہ بھر میں جلسہ کی اطلاع بھجوائی جا چکی تھی جسے فوری منسوخ کرنا مشکل تھا۔ ہنگاموں کے اگلے روز مکرم امیر صاحب بھی کنشاسا سے باندوندو تشریف لے آئے۔ مسجد نور جہاں جلسہ منعقد کرنا تھا سے صرف پچاس میٹر کے فاصلے پر گورنر ہاؤس اور صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ واقع ہے۔ جبکہ ہم جلسہ کے سب مہمانوں کو اسی جگہ رہائش بھی دے رہے تھے صوبہ بھر سے تین سو سے زائد افراد کو وہاں رہائش دی گئی تھی۔ سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر بآسانی جلسہ کی اجازت واپس لی جا سکتی تھی۔ جبکہ حکومت نے تمام سرکاری اور غیر سرکاری تقریبات پر پابندی لگا دی تھی۔ لیکن حضرت امیرالمومنین کی دعا، جماعت کی نیک نامی، شہرت اور امن پسندی کی بنا پر جلسہ کی اجازت قائم رکھی گئی۔

میڈیا کوریج

جلسہ کی مکمل کارروائی نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ پر نشر کی گئی۔ جلسہ سے تین روز قبل RTNC اور CONCOURD ریڈیو پر جلسہ کے پیغامات اور اعلانات نشر ہوتے رہے۔ اس موقع پر ان متعلقہ چینلز کے اینکر حضرات بھی اپنے بیانات میں اسلام احمدیت کی تعلیم کو سراہتے رہے اور خوب پسندیدگی کا اظہار کرتے رہے۔

جلسہ کی حاضری

اچانک حالات کی خرابی کی وجہ سے امسال حاضری پر فرق پڑا۔ لیکن پھر بھی اللہ کے فضل سے صوبہ بھر سے اکیس جماعتوں کی نمائندگی ہوگئی۔ مہمانوں سمیت جلسہ کی حاضری 320 افراد رہی۔

دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حاضرین جلسہ کھڑے ہوگئے اور پرجوش نعرہائے تکبیر بلند کیے اس طرح اپنے مخصوص انداز میں لا الہ الا اللہ کا ورد کیا اس موقع پر تمام معزز مہمان بھی کھڑے رہے۔

جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ VIP مہمانوں کا الگ انتظام تھا۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب دو سو ستر کلومیٹر کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ بعض نے چار چار دن پیدل سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب و خواتین اور بچے شامل تھے۔ ان شاملین جلسہ کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار تو سب نے دیکھے اور محسوس کیے لیکن سفر کی تھاوٹ اور تکالیف کا ذکر نہیں سنا۔

نومبائعین کے تأثرات

ایک نومبائع حمید صاحب از جماعت ککوت نے کہا کہ جماعت ایک عمدہ تنظیم ہے اور اس تنظیم کی اصل خلافت ہے۔

ایک اور نومبائع جو چار سو کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے شامل جلسہ ہوئے تھے نے کہا حقیقی اسلام کی سمجھ آج آئی ہے ایک عرصے سے مسلمان تھے لیکن کسی نے اسلام کی تعلیم نہ دی۔

علی از جماعت نیوکی نے کہا احمدیت میری زندگی ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلی آئی ہے۔

ہارون KABOMBO صاحب جو چھ سو کلومیٹر بذریعہ کشتی اور پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے نے کہا کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ بغیر کسی دنیوی مقصد کے صرف خدا کی خاطر چھ سو کلومیٹر سفر کر لیں گے یہ ایک معجزہ ہے۔ جماعت کی محبت نے کھینچا ہے۔ پہلی بار کسی غیر ملکی کو اپنے ساتھ گھلتے ملتے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ان جلسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

بقیہ:دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

کے احمدی احباب کے لئے Card اور Barcode جاری کئے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر جلسہ سالانہ، دفتر جلسہ گاہ اور دفتر خدمت خلق کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ انفارمیشن، شعبہ استقبال، شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ اور شعبہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے دفاتر میں بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے بک سٹال کا بھی معائنہ فرمایا۔ جو کتب وہاں موجود تھیں اور Display کی گئی تھیں، انہیں دیکھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ MTA میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ کو MTA کے وسیع کام اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر درج ذیل آٹھ شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن میں آفس MTA (جرمن اسٹوڈیوز)، Live ٹرانسمیشن، جلسہ کوریج، شعبہ اسکرین، شعبہ ٹیکنیکل امور، شعبہ MTA اسٹوڈیوز، شعبہ اسٹال سمعی و بصری، شعبہ نمائش MTA شامل ہیں۔ ہر شعبہ کا ایک ناظم مقرر ہے اور ایک معین تعداد معاونین کی تھی۔

شعبہ MTA جرمنی نے تین ماہ کی انتھک محنت کے بعد ایک Mobile Production Unit کو شروع سے لے کر آخر تک خود تیار کیا ہے۔ اس کے لئے ایک سیکنڈ ہینڈ ٹریلر حاصل کیا گیا جس میں دروازے، سیڑھیاں، ایئر کنڈیشنر، فرش، اسکرینز وغیرہ کے فریمز، دیواروں کو تیار کرنا غرضیکہ تمام کام سرانجام دیا گیا۔

اس موبائل پروڈکشن یونٹ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معائنہ کے دوران فرمایا۔ اس کی کُل لمبائی 13.6 میٹر، چوڑائی 2.5 میٹر اور اونچائی چار میٹر ہے جبکہ اندر سے اونچائی تین میٹر ہے۔ یہ جلسہ اور دیگر بڑے فنکشنز و اجتماعات کی تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اور تمام ٹیکنیکل ضروریات مثلاً ایک سے زیادہ Setups کی ویڈیو اور آڈیو مکسنگ، MTA کے لئے تمام قسم کا ٹرانسلیشن کنٹرول، اسکرین کنٹرول، You Tube اور ویب اسٹریمنگ کے لئے مواد کو ڈیجیٹلائز کرنا، کیسٹس پر ریکارڈنگ اور مختلف قسم کی ویڈیو رپورٹس کا کمپیوٹرائزڈ Playout سسٹم۔ غرضیکہ ہر ضرورت کو ہر لحاظ سے پورا کرتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں اجناس اور دیگر استعمال ہونے والی اشیاء بڑی تعداد میں ذخیرہ کی گئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی ہے۔ یہ مشین گزشتہ پانچ سال سے لگائی جا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشین کو بھی دیکھا۔ ہر سال اس مشین میں کئی ٹیکنیکل بہتریاں لائی جاتی ہیں۔ یہ مشین Full Automatic کام کرتی ہے۔ اس کو ایک دفعہ ON کرنے کے بعد اَور کوئی بٹن دبانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا پراسس اس طرح ہے کہ جب دیگ Railing سے مشین کے اندر داخل ہوتی ہے تو دیگ ایک سینسر کو Touch کرتی ہے جس سے کمپیوٹر سسٹم ''دیگ واش پروگرام'' کو سٹارٹ کر دیتا ہے۔ سب سے قبل پانی کا سسٹم سٹارٹ ہوتا ہے۔ دیگ کے اندر اور باہر اور پیندے پر سادہ پانی اور Washing Liquid کا سپرے ہوتا ہے۔ پانی مشین میں لگے ہوئے ہیٹنگ سسٹم کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے۔ اس مشین میں Brush System انسٹالڈ ہے جو کہ گھومتے ہوئے دیگ کے اندرونی حصہ کی صفائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگ بھی Rotate کرتی ہے۔ دیگ کے اندر کام کرنے والے سسٹم پر Scrappers لگائے گئے ہیں جو کہ ضرورت پر دیگ کے اندر لگے ہوئے چاول یا دیگر کھانے وغیرہ کو کھرچتے ہیں۔ دیگ دھلنے کے بعد Automatically باہر نکل جاتی ہے اور مشین اگلی دیگ دھونے کے لئے گرین سگنل دیتی ہے۔ ایک دیگ کی صفائی پر بارہ تا پندرہ لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجینئرز نے بڑی لمبی محنت کے بعد خود تیار کیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرائیویٹ خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔ پرائیویٹ خیمہ جات کی مجموعی تعداد 1050 سے زائد تھی جن میں پانچ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے رہائش رکھی۔ ان خیمہ جات کے گرد Fence لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ بعض فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور خوش آمدید کہتے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت بعض فیملیز سے گفتگو فرماتے کہ کہاں سے آئے ہیں، کتنے فاصلہ سے آئے ہیں اور کب سے یہاں ہیں۔ پاکستان میں کہاں کے رہنے والے ہیں۔ فیملیز اپنے خیمے دکھاتیں۔ حضور انور دریافت فرماتے کہ کتنے لوگ اندر رہ سکتے ہیں۔ بعض خیمے ابھی نصب ہو رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے نیچے سے گزرے۔ مائیں اپنے بچوں کو آگے کرتیں اور حضور انور انہیں پیار کرتے۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں ایک حصہ Carvan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک Carvan کے پاس تشریف لے گئے۔ یہاں قیام پذیر فیملی باہر کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ یہاں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں، اندر کیا کیا سہولتیں ہیں۔ فیملی کی دو بچیاں حضور انور کے پاس آگئیں۔ حضور انور نے انہیں پیار کیا اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھا۔

خیمہ جات کے اس معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں حاصل کیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور اس سعادت کے حصول پر بے حد خوش تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اسٹالز لگائے گئے تھے۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ حصہ لیتے اور بعض دفعہ کچھ حصہ لے کر خدام کو دے دیتے اور بعض دفعہ اس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب خدام اور کارکنان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت، محبت اور پیار سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں اپنے پیارے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پا رہا تھا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے ان خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور تفصیل سے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا۔ اس معائنہ کے دوران پانچ سو کے قریب کارکنات موجود تھیں۔

لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ کی مجموعی تعداد 120 ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ خطاب کا متن پیش ہے:

متن خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ
برموقع معائنہ انتظامات
جلسہ سالانہ جرمنی 23 جون 2011ء

تشہد، تعوذ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"آج آپ لوگ یہاں روایتاً جمع ہوئے ہیں۔ لیکن اس سال اس روایت میں ایک تبدیلی یہ ہے کہ یہ نئی جگہ ہے جس میں پہلی مرتبہ یہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اس لئے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو نئی جگہ ہونے کی وجہ سے جہاں بعض آسانیاں اور سہولتیں ملی ہیں، وہاں دقتیں بھی پیش آسکتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اس ڈیوٹی کے دوران اگر کوئی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے، شاملینِ جلسہ کی طرف سے بعض دقتوں کا سامنا ہو تو ان کو ہنسی خوشی برداشت کریں۔

دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ دنیا کے حالات جس طرح بگڑ رہے ہیں، اور ہر جگہ بعض مسائل کھڑے ہو رہے ہیں، اب کوئی ملک بھی ان حالات سے محفوظ نہیں۔ اس لئے عمومی کا شعبہ، خدمت خلق کا شعبہ اپنے آپ کو بہت زیادہ ہوشیار کرے۔ ہر جگہ آپ کی نظر ہونی چاہئے۔ بلکہ ہر ڈیوٹی والا خاص طور پر نظر رکھے جہاں جہاں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور جلسہ اللہ کے فضل سے بخیر و خوبی اپنے اختتام تک پہنچے۔

بعض سہولتیں یہاں مستقل ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ اندازہ کی غلطی کی وجہ سے ان سہولتوں میں بعض دقتیں سامنے آئیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا۔ خاص طور پر toilets وغیرہ۔ مجھے نہیں پتہ کہ زائد toilets کتنے لگائے گئے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ نہیں لیکن جب میں آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے یہ ہال دیکھنے آیا تھا تو اس وقت انتظامیہ نے مجھے بتایا تھا کہ پانی کی بھی یہاں وافر سہولت ہے اور toilets وغیرہ بھی اتنے لوگوں کے لئے کافی ہیں جتنے ادھر شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو بہرحال یہاں کے لوکل لوگ مقامی لوگ یا غیر مسلم تو اپنے انداز سے سوچتے ہیں۔ ہمارے ہاں پانی کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہوسکتا ہے پانی کی دقتیں پیش آئیں۔ اگر تو انتظام کیا گیا ہے تو بڑا اچھا ہے۔ نہیں تو انتظامیہ کو صرف اسی پانی پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ زائد انتظام بھی رکھنا چاہئے۔

اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا صفائی اور نظافت کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔

شعبہ عمومی کو نہ صرف جلسہ گاہ میں یا جلسہ کے ماحول میں بلکہ ہر جگہ، جہاں کھانا پک رہا ہے، کھانا کھایا جا رہا ہے، جہاں کھانا تقسیم کیا جا رہا ہے یا کوئی بھی شعبہ ہے اس کی خاص طور پر نگرانی رکھنی چاہئے۔ اور ہر شعبہ کی سپیشل ٹیم ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان شعبوں میں کام کرنے والوں کی جیسا کہ میں نے کہا خود بھی اور جہاں بھی ان کے سٹور ہیں، دفتر ہیں، جگہیں ہیں، ان پر نظر ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جس مقصد کے لئے آرہے ہیں اس کو حاصل کر کے واپس لوٹنے والے بھی ہوں اور کسی قسم کی ان کو کارکنان سے شکائت اور تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اب دعا کرلیں۔"

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائشگاہ جلسہ گاہ Karlsruhe Messe کے ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁

24/جون بروز جمعۃ المبارک 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے 36 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا جو ایک نئی جگہ Karlsruhe Messe Kongrence میں منعقد ہو رہا تھا۔

دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔ احباب جماعت ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم کی دعا مسلسل پڑھ رہے تھے۔ اس دعا کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

اپنے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جلسہ سالانہ کے مقاصد کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلی وضاحت فرمائی اور مہمانوں و میزبانوں کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ نیز مختلف صحابہ کرام کی روایات بیان فرمائیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کی تربیت اور روحانی ترقی کی کس قدر فکر تھی۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 15 جولائی 2011ء میں شائع ہو چکا ہے)۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور درج ذیل نو (9) زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا: انگلش، جرمن، عربی، بنگلہ، فرنچ، ٹرکش، البانین، بوسنین اور بلغارین۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ اور پروٹیسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام کی ملاقات

سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr. Michel Gahler اور پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام Dr. Martin Affolderbach نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr. Michel Gahler پاکستان میں 2008ء کے انتخابات میں یورپی یونین کے چیف آبزرور تھے۔ ان کا تعلق کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) سے ہے۔ مسجد نور کے جوبلی پروگرام میں وہ شامل ہو چکے ہیں۔

دوسرے مہمان Dr. Martin Affolderbach پروٹیسٹنٹ چرچ کی طرف سے نمائندہ برائے اسلام ہیں۔ ان کو پروٹیسٹنٹ چرچ کے صدر نے اپنے نمائندہ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ جرمنی میں بھجوایا تھا۔ موصوف جماعت کی تعلیمات اور تاریخ سے واقف ہیں۔

یورپین ممبر پارلیمنٹ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ انہوں نے پاکستان میں گزشتہ الیکشن کو Monitor کیا تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ احمدیوں کے ووٹ کے حق کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Joint Election System ہونا چاہئے۔ پاکستان کے شہری کی حیثیت سے ہر احمدی کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے اور پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے کسی کے ساتھ حق تلفی یا زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔

موصوف نے کہا کہ وہ پاکستان میں احمدیوں کی صورتحال بہتر کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ہے، وہاں سے بہت کم تعداد نے ہجرت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ الیکشن Joint ہی ہونا چاہئے۔ اگر کسی اقلیتی ممبر کو وہ کوئی سیٹ دینا چاہتے ہیں تو بے شک دیں جیسا کہ وہ ماضی میں بھی کرتے رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اگر پولیٹیکل عزم ہو تو ایسا ہوسکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں۔

پرسیکیوشن (Persecution) کے حوالہ سے بات ہو رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے میں بھی ہم بعض دفعہ نام نہاد ختم نبوت والوں کی طرف سے تکالیف اور ظلم کا سامنا کرتے ہیں۔ نام نہاد ختم نبوت کے بعض گروپس ہیں جو وہاں Establish ہیں۔ ایک احمدی خاتون کو بھی مارا گیا لیکن وہاں کی پولیس اور اتھارٹی ایسی چیزوں پر سخت ایکشن لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں جرمنی میں غیر احمدی اپنی مساجد میں جماعت کے خلاف بولتے ہیں لیکن Publically زیادہ بات نہیں کرتے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ افراد جماعت یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ جرمن کمیونٹی کا حصہ بنیں اور باہم مل کر کام کریں۔ نیز انہوں نے کہا کہ یہاں احمدی نوجوان بہت اچھی جرمن زبان بولتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان اچھی زبان نہیں بولتے جس کی وجہ سے حکومت پر ان کا کوئی اچھا اثر نہیں ہے۔

موصوف نے کہا کہ جرمن حکومت نے مذہب کے معاملہ میں کبھی دخل نہیں دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں لیکن جہاں ملکی مفاد مدّنظر ہو وہاں سب کو اکٹھے ہونا چاہئے اور باہم مل کر متحد ہو کر کام کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ کو بتایا کہ تمام احمدی افراد خلافت کے تحت متحد ہیں۔ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مَیں تمام احمدی ممبران کی رہنمائی کرتا ہوں۔ قرآن کریم اور مستند احادیث پر میری بنیاد ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چرچ کے نمائندہ Dr. Martin کے ایک سوال کے جوب میں فرمایا کہ انسانیت کے لحاظ سے، انسان ہونے کے ناطے ہم سب کو ایک دوسرے کو جاننا چاہئے۔ آپس میں افہام و تفہیم اور تعاون اور دوستانہ تعلق ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ہمیں زیادہ سے زیادہ امن اور رواداری کے قیام کے لئے انٹرفیتھ میٹنگز کرنی چاہئیں اور باہمی تعلقات کو بڑھانا چاہئے۔

چرچ کے نمائندہ نے بتایا کہ وہ جرمنی میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی کمیٹی کے صدر ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کسی احمدی کو بھی اس کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ایسا کرنے سے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ اسلام کے حوالہ سے صحیح اور سچی بات اس کمیٹی میں پیش ہوگی۔ اور احمدی کا اعلیٰ نمونہ اور رویّہ اور کردار آپ سب دیکھ سکیں گے اور جماعت احمدیہ امن کے حوالہ سے جو کوششیں کر رہی ہے یہ بھی آپ کے علم میں آئیں گی۔

آخر پر حضور انور نے چرچ کے نمائندہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ ہمارے جلسہ میں آئے تھے۔ آپ نے خطاب بھی کیا ہے۔ آپ نے ہمیں دیکھ لیا ہے کہ ہم کتنے پُرامن ہیں۔

سوا آٹھ بجے یہ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔ ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے ساتھ نشست میں خطاب

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر 411 طلباء اس میں شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حسنات احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مظفر احمد صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یونیورسٹی میں پڑھنے والوں کو ہاتھ کھڑا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:

"اچھا ماشاء اللہ سارے یونیورسٹی سٹوڈنٹس ہی ہیں؟ جس فیلڈ میں بھی آپ ہیں، جس ریسرچ میں بھی آپ ہیں، یہ بات یاد رکھیں (کہ) ایک احمدی مسلمان کو کبھی کسی قسم کے اِس کمپلیکس میں نہیں ہونا چاہئے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق ہے۔ بائبل یا دوسرے مذاہب سائنس کی وضاحت تو نہیں کر سکتے لیکن اسلام، قرآن کریم ہمیشہ ہر وہ چیز بتاتا ہے، بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے وہ سب کچھ بتا دیا، جو آج کل سائنس ثابت کر رہی ہے۔

1908ء میں Professor Wragge Clement جو لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملے تھے جو موسمیات کے ماہر تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے tsunami کے نام رکھے ہیں، انہی کے وقت سے چل رہے ہیں۔ امریکہ میں جو مختلف قسم کے طوفان آتے ہیں کیٹرینہ اور فلاں اور فلاں یہ انہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بات کی۔ مختلف سوال و جواب ہوئے۔ وہ ساری بات چیت ملفوظات کی جلد دس میں محفوظ ہے۔ اس میں سوال کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوا کہ مذہب اور سائنس کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہی تو میں ثابت کر رہا ہوں کہ مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہوئے، احمدی بھی ہو گئے تھے اور یہ بنیادی طور پر نیوزی لینڈ کے تھے اور پھر وہیں ان کی تدفین ہوئی اور بحیثیت احمدی مسلمان کے ان کی وفات ہوئی۔

اگر ہر ایک کا اپنے اپنے فیلڈ میں علم صحیح طرح ہو اور اُسے عبور حاصل ہو اور ریسرچ کرنے کی صلاحیت ہو تو جس جس کا جو فیلڈ ہے اس میں اپنی ریسرچ کو قرآن کریم کے مطابق نکالنے کی کوشش کرے۔ اب فزکس میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے توحید کی بنیاد رکھتے ہوئے اپنی ساری ریسرچ کی تھی۔ اپنے اپنے فیلڈ میں اسی طرح دوسروں کو بھی کرنا چاہئے۔ مثلاً ایگریکلچرسٹ (agriculturist) ہیں۔ عام طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ ایک بیج جو زمین میں بویا جاتا ہے تو آرام سے یوں نکل آتا ہے۔ حالانکہ اپنے زور سے بیج یوں نہیں نکل رہا ہوتا۔ اس میں اتنی سخت شدید vibration ہوتی ہے کہ وہ vibration زمین کو پھاڑ کر بیج کو باہر نکال دیتی ہے اور قرآنِ شریف میں اس کا ذکر ہے کہ زمین پھولتی ہے اور ہلتی ہے اور اس ہلنے سے اور اس دھڑک سے وہ باہر نکلتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مختلف مضامین ہیں اگر انسان غور کرے تو مختلف باتیں آپ کے سامنے آجائیں گی۔ اس لئے کسی کو بھی اس طرح کے کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کا مطالعہ ایک احمدی طالب علم کو بہت کرنا چاہئے تاکہ جہاں آپ کا دینی علم بڑھے وہاں آپ کو قرآنِ کریم کے دنیاوی علوم کی جو کانیں ہیں، جو خزائن ہیں، ان کا بھی پتہ لگے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہوں تب جماعت سو ڈاکٹر عبد السلام پیش کرے۔ اس ملک میں رہتے ہوئے، یہاں مغرب میں، جرمنی میں آپ کو سہولتیں ہیں، ریسرچ کی بھی سہولتیں ہیں، پڑھائی کی بھی سہولتیں ہیں۔ یورپ میں اَور جگہوں پر بھی ایسی سہولتیں ہیں تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تاکہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔ اکثریت جو ہے وہ کمپیوٹر، گرافکس، کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویر اس قسم کی چیزوں میں پڑی ہوئی ہے تاکہ پیسے جلدی بن جائیں۔ پیسے تو بن ہی جائیں گے، ریسرچ میں بھی آئیں۔ ایسی ریسرچ جو خالص سائنس کی ریسرچ ہے، میڈیسن کی ریسرچ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دماغ بھی استعمال ہونا چاہئے۔ یہاں میں نے دیکھا ہے کمپیوٹرز پر اور Diagnose کرنے والی مشینوں کے اوپر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر بھی جو ہیں وہ اپنا دماغ کم استعمال کرتے ہیں اور مشینوں پر انحصار کرتے ہیں اور بغیر دیکھے چیر پھاڑ کر دیتے ہیں اور چیر کے پھر کہتے ہیں اوہو! یہ تو غلطی ہو گئی۔ یہاں اس کی جگہ کچھ اور ہونا چاہئے تھا۔ احمدی ڈاکٹروں کو اس بارہ میں بھی بڑا محتاط ہونا چاہئے۔

طلباء کے ساتھ سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو طلباء سوال کرنا چاہتے ہیں، کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، پوچھ لیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے طالبِ علمی کے زمانہ میں نماز میں توجہ پیدا کرنے کے بارہ میں پوچھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ concentration صرف طالبِ علمی میں نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ہونی چاہئے۔ نماز میں طالبِ علم کی تو concentration زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس کو پتہ ہوتا ہے کہ امتحان میں مَیں فیل نہ ہو جاؤں۔ بعض دفعہ تو چیخیں بھی نکل رہی ہوتی ہیں۔ تو توجہ رکھو اور اللہ کو یاد رکھو۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ میں practical physics پڑھ رہا ہوں۔ مجھے کس فیلڈ کو اختیار کرنا چاہئے۔ آیا وہ فیلڈ اختیار کرنی چاہئے جس میں practical زیادہ ہو یا پھر جس میں knowledge زیادہ ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا: "بات یہ ہے کہ ہر knowledge کی ایک وقت میں ضرورت پڑ جاتی ہے۔ ایک وقت میں ایک knowledge رہتا ہے جو صرف علماء کی حد تک رہتا ہے۔ وہ ایک علمی چیز ہے۔ اور علماء کا بھی دنیا میں ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے آپ کو علم کا ماہر سمجھ کر یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں ہے۔ جب ایک احمدی طالب علم اس علم کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر بیان کرے تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ مذہب بھی کوئی چیز ہے۔ مثلاً ایک مثال ہے: پچھلے دنوں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک atheist انگریز عورت تھی۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے شعروں سے دلچسپی ہے، وہ شاعرہ تھی۔ مجھے اگر تم نے خدا کا قائل کرنا ہے تو نظموں سے کرو۔ تو بہت سارے سائنسدان

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

اقصیٰ روڈ	ریلوے روڈ
6212515	6214750
6215455	6214760

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

بھی اللہ تعالیٰ کو بھول بیٹھے ہیں۔تو بعض دفعہ اس طبقہ کے لئے بھی یہ knowledge فائدہ مند چیز ہوتی ہے اور پھر یہ کہ جو چیز پیدا کی جاتی ہے، اس کے اوپر بھی theory بنائی جاتی ہے وہ ایک وقت میں جا کے انسانوں کے کام بھی آجاتی ہے۔ابھی جو CERN میں ریسرچ کر رہے ہیں Big Bang کی، اس کا تو عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کا پہلا تجربہ تو ناکام بھی ہوگیا ہے۔دنیا کو پھٹتے ہوئے بچایا۔کم از کم وہ علاقہ تو بچ گیا ہے۔لیکن ایک علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے کہ جو میں نے زمین و آسمان بنایا ہے، اس پر غور کرو۔ جو عقلمند لوگ ہیں وہ اس پر غور کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ میرے سے زیادہ سیاروں اور ستاروں پر غور کسی نے نہیں کیا ہوگا۔تو ہر علم جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اور سکھایا ہے وہ اپنے حلقہ، طبقہ میں بہر حال فائدہ مند ہے۔اس وقت میں وسیع طور پر نہ بھی ہو لیکن سو سال بعد اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔اس لئے ریسرچ کرنی چاہئے''۔

☆ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی تمام چیزیں انسان کے لئے مسخر کردی گئی ہیں جس کی ہم یہ تشریح کرتے ہیں کہ تمام کائنات انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔مگر اگر galaxy کو دیکھا جائے تو اس میں بظاہر انسانوں کے لئے تو کوئی فائدہ نہیں نظر آتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: "انسان کی جو دنیا، کائنات ہے وہ وہ ہے جو آپ کی known کائنات ہے۔آپ کا زمین و آسمان وہی ہے جو آپ کے علم میں آیا ہوا ہے۔اور وہ سب آپ کے فائدہ کے لئے ہے۔سورج ہے، چاند ہے، باقی سیّارے ہیں۔وہ انسان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔باقی جو ہے علم کی وسعتیں ہوگئی ہیں۔خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس اپنی کائنات سے باہر تم نکل نہیں سکتے۔گو تمہیں بعض چیزیں معلوم ہوگئی ہیں، بعض نئی نئی Galaxies دریافت ہوئی ہیں۔چند مہینے پہلے ہی ایک نئی Galaxy دریافت کی ہے اور اس میں Blackhole وغیرہ بھی ہیں۔تو وہ ایک اپنی دوسری کائنات ہے۔اربوں کائناتیں ہیں۔تو جو آپ کی کائنات ہے وہ آپ کے فائدہ کے لئے ہے۔اس سے باہر نکلنے کے لئے آپ کو دلیل تو اللہ تعالیٰ نے دے دی لیکن اس تک پہنچنے کے لئے بہت کچھ کرنا ہوگا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ جتنی کائناتیں ہیں وہ انسان کے لئے مسخر کر دی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جس کائنات میں تم بس رہے ہو اس کی ہر چیز تمہارے فائدہ کے لئے بنادی ہے۔اور ہر ایک اس سے فائدہ بھی اٹھا رہا ہے اور وہی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں جو اٹھا سکتے ہیں پھر بعض سیارے ایسے ہیں جو بعد میں نظر آرہے ہیں مثلاً کبھی آتے ہیں کبھی غائب ہوجاتے ہیں۔ ایک کو چند سال پہلے شامل کیا تھا جس کو اپنے planets میں سے دوبارہ نکال دیا ہے۔pluto اس کا نام تھا۔اب میرا خیال ہے ختم ہوگیا ہے۔اب انسان کو اس کا نہیں پتہ، انسان کا علم محدود ہے، کہ ایک وقت میں اسے نظر آئے، کیا کیا فوائد تھے اس کے، اور اب وہ غائب ہوگیا ہے۔وہ ہے بھی کہ نہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے، بلکہ دعویٰ ہے خدا تعالیٰ کا کہ جو میں نے بنایا ہے تمہارے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔اور اس کو ثابت کرنے کے لئے، وہاں تک ہمارا علم پہنچ سکتا ہے یا نہیں، یہ تو ہمارے اوپر depend کرتا ہے۔ہم ایک چیز تک پہنچتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے telescope سے یا جو بھی ذرائع استعمال کئے وہاں تک دیکھ لیا، کچھ سالوں بعد پتہ لگتا ہے کچھ اور بھی galaxies آگئی ہیں۔تو یہ تو انسان کا محدود علم ہے۔پس جو اللہ تعالیٰ نے فائدہ کے لئے بنائی ہیں وہ فائدہ کے لئے ہیں۔کیا پتہ دنیا میں اَور مخلوقات بھی ہوں۔اَور glaxies بھی ہوں تو وہ اُن کے فائدہ کے لئے ہوں گی۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ بعید نہیں کوئی اور مخلوق ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کہ جس فیلڈ میں وہ study کر رہا ہے وہ انسانی دماغ کو simulate کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور آخری منزل انسانی دماغ بنانے کی کوشش ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: "دماغ بنا لیں؟ وہ تو نہیں بنا سکتے۔کلوننگ تک تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں پیشگوئی کردی ہے کہ وہ تم کرلو گے۔لیکن جب وہ کرو گے تو اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوں گے۔ایک ایجاد ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت warning دی ہوئی ہے۔جب انسان اسے بنانا شروع کرتا ہے تو پھر تباہی بھی آئے گی اور پھر عذاب بھی آئے گا۔ اس کے علاوہ بس کوششیں ہیں۔تم کرلو جو کر سکتے ہو۔روبوٹ وغیرہ بھی تو کام کر رہے ہیں۔کمپیوٹر سے جو کام لو گے وہ تو فیڈ (feed) کر کے ہی کرو گے۔سوال یہ ہے کہ انسانی ذہن جو ہے، وہ ہر لمحہ، تم جتنی زیادہ اس پر محنت کرتے ہو، غور کرتے ہو، وہ develop ہو رہا ہے۔نئے نئے رستے کھل رہے ہیں۔کمپیوٹر میں آپ وہ چیز پیدا کریں گے جو آپ کے ذہن میں ہے۔اس کی مزید development نہیں ہوسکتی۔سوال یہ ہے کہ اس میں سوچ کا بھی مادہ نہیں۔اس میں جو آپ نے فیڈ (feed) کیا ہے اس کے مطابق اِس نے کام کرنا ہے۔وہ تو already روبوٹ کے ذریعہ سے بھی کر رہے ہو۔اب تمہارے ذہن کے اندر millions سیلز ہیں اور اس میں سے ہزاروں تبدیل بھی ہوتے ہیں، damage بھی ہوتے ہیں۔اس کے باوجود انسان سوچ کے ساتھ ترقی کر رہا ہوتا ہے۔بلکہ پہلے تو یہ تھیوری (theory) تھی کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد deteriorate کرنا شروع کر جاتا ہے۔انسانی ذہن میں یادداشت کم ہوجاتی ہے۔لیکن اب اس theory کو بھی بدل رہے ہیں۔ کہتے ہیں اگر اس کو محنت کی عادت ڈالتے رہو یا بعض چیزیں استعمال کرو، trace elements وغیرہ تو وہ ذہنی development بھی خود ہی ہوتی رہتی ہے۔آپ جب ذہن بنالیں گے تو اس ذہن میں وہی چیزیں ڈالیں گے جو آپ کے ذہن میں ہیں۔آپ کے ذہن میں ایک امکان موجود ہے کہ آج یہ ہے تو کل اس میں مزید ترقی ہوسکتی ہے۔یہ سوچ جو ہے develop ہو رہی ہے۔یہ ایک نیا idea آیا ہے تو ایک نئی سوچ آئی ہے۔جو کمپیوٹر کا ذہن بنے گا وہ اتنا ہی رہے گا جتنا آپ نے بتا دیا۔انسانی ذہن آپ بنا ہی نہیں سکتے۔باقی ریسرچ کرنی ہے، کرلو۔

حضورِ انور نے فرمایا: "بہت ساری چیزیں ہیں۔ اب تمہارے سائنسدان کہتے ہیں کہ پہلے دماغ کام کرتا ہے، دل کوئی چیز نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ پہلے دل کام کرتا ہے اور اس کے بعد دماغ کو پیغام جاتا ہے۔پیغام ذہن میں آنے سے پہلے دل میں آتا ہے۔دل سے ہو کر دماغ میں جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کیا ہے کہ پہلے دل ہے پھر وہاں سے order دماغ کو جاتے ہیں جہاں تک روحانی تجربات کا سوال ہے۔اور جب بھی کوئی ایسی بات ہو تو دل تمہارا پہلے دہلتا ہے۔اور پھر وہ order دیتا ہے پھر وہ سارے جسم کو جا رہے ہوتے ہیں۔اسی طرح روحانی experience سے الہام ہوتا ہے جو دل پہ اترتا ہے۔ اب جماعت میں اس پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ایک سائنٹسٹ نے ایک آرٹیکل لکھا ہے، وہ میں نے تھوڑا سا دیکھا تھا، مجھے تفصیل نہیں پتہ۔لیکن وہ یہ مانتا ہے کہ ہاں جو اب تک کی theory تھی کہ پہلے ذہن order لیتا ہے پھر کرتا ہے لیکن بعض ایسی چیزیں ہیں جو پہلے دل کرتا ہے پھر order دیتا ہے اور پھر وہ دماغ سے نیچے آتی ہیں۔یہ بھی تو ایک ریسرچ ہے۔اس پر بھی سوچ لو۔"

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے زندگی وقف کرنے کے بارہ میں پوچھا۔

حضورِ انور نے فرمایا: "اگر medicine پڑھ رہے ہیں تو medicine میں وقف کر سکتے ہیں۔بڑی ضرورت ہے ہمیں ڈاکٹروں کی۔اگر ٹیچر بن رہے ہیں تو اس میں کر سکتے ہیں۔اگر انجینئر بن رہے ہیں تو اس میں کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس فیلڈ کی ضرورت ہو۔اور باقی یہ ہے کہ وقف نہیں بھی کر رہے ہے تو اپنی اس فیلڈ میں جا کے، اپنی ریسرچ میں، اگر ساتھ ساتھ دین کی خدمت کرتے رہو تو وہ بھی تمہارا وقف ہی ہے۔"

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ کمپیوٹر سائنس میں کونسی فیلڈ اختیار کی جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا: ''کمپیوٹر scientist تو اتنے بن چکے ہیں کہ سارے ہی فائدہ مند ہیں۔جس میں مرضی ریسرچ کرلو۔کمپیوٹر کی ہر لائن میں آگئے ہیں۔آپ لوگ خود سوچیں۔بتائیں کس میں فائدہ مند ہے۔آدمی ریسرچ کرتا ہے تو نئے نئے راستے explore کرتا ہے۔تو تلاش کریں۔''

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نئے قسم کی کمپیوٹر کی عقلمندی کے بارہ میں بات کی کہ کمپیوٹر انسانی ذہن کی طرح کام کرتا ہے اور نئے نئے راستے خود نکالتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: ''اس کو run کر کے train کرتے ہیں تو اس میں feed ہی کر رہے ہوتے ہیں۔جو آپ کر رہے ہیں، آپ نے پروگرام feed کئے ہوتے ہیں۔ اس مشین میں یہی ہے کہ آپ نے ایک پروگرام دیا اس میں اس کو چلاتے رہے۔مشین میں perfection کیا آنی ہے۔perfection تو پہلے دن سے ہی اس کے اندر ہے۔جتنا بنایا ہوا ہے اتنی perfection ہی ہے۔پھر اگلا code دیں گے تو پھر وہ آجائے گی۔کافی پروگرام ڈال رہے ہوتے ہیں۔جتنا بھی آپ وسیع پروگرام ڈال دیں، اس کو یہ order دینا ہے کہ یہ order ہے۔اب اس پروگرام کا جو پہلا سٹیپ (step) ہے اس پر چلو اور اس کو solve کرو۔وہ اس پہ چلتا ہے کیونکہ وہ already فیڈ (feed) ہے۔تو وہ خود بخود اگلے پروگرام میں shift over ہو جاتا ہے۔وہاں وہ اس پروگرام کو solve کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اگر کر لیا تو ٹھیک ہے۔نہیں تو وہ اگلے پروگرام میں shift over ہو جاتا ہے۔تو پھر تو یہ آپ کی ذہانت ہے۔اس کمپیوٹر کی کیا ذہانت ہے۔''

☆ ایک افریقن طالبعلم نے بتایا کہ اس کا تعلق غانا سے ہے اور وہ اشانٹی ریجن کا رہنے والا ہے۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس طالبعلم نے بتایا کہ وہ یہاں جرمنی میں میونخ میں Internship کے لئے آیا ہے۔ اس نے غانا میں Biological Science میں Bachelor کیا ہے۔یہاں ایک ریسرچ کے پراجیکٹ پر کام کر رہا ہوں کہ بعض پودوں سے فضا اور زمین کو کس طرح آلودگی سے پاک کیا جاسکتا ہے۔اس پر کافی دیر بات ہوئی۔پھر اس نے بتایا کہ اب ماسٹر کا پروگرام بھی ہے۔موصوف نے حضورِ انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

بہت سے طلباء نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضورِ انور نے ازراہ شفقت ان سب کو دعائیں دیں۔

یہ مجلس نو بج کر دس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر 50 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

زکوٰۃ کی اہمیت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''زکوٰۃ نہ دینے والے کو بھی قرآن نے مشرک کہا ہے۔ ﴿وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ (حم السجدة:7-8)۔ترجمہ: اور (یاد رکھو کہ) مشرکوں کے لئے عذاب (مقدر) ہے۔وہ مشرک جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ زکوٰۃ نہ دینا گویا روپیہ کو اپنا معبود سمجھنا ہے۔ اور جو ہر سال اس معبود کا چالیسواں حصہ اپنے ہاتھ سے توڑتا رہتا ہے وہ مشرک نہیں رہ سکتا''۔

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ جلد دوم صفحہ775)

دَوَا تدبیر ہے اور دُعَا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ ۔ پاکستان

رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)

+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966

3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

1954 NASIR ناصر 2011

دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال

ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کے لئے پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

خلافت کے فیوض و برکات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 و 16/جنوری 2009ء میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین ضیاء صاحب کے قلم سے خلافت کے ساتھ محبت اور خلافت کی برکات و فیوض کا تذکرہ شامل اشاعت ہے۔ مکرم ضیاء صاحب کے حالات زندگی قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل 18/دسمبر 2009ء کے اسی کالم میں شائع ہوچکے ہیں۔

☆ آپ بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میری والدہ میرے ہاتھ حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں مکھن بھجواتیں۔ ایک دفعہ جب میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت مصلح موعودؓ بھی تشریف لے آئے۔ آپؓ کے ہاتھ میں ایک پلیٹ اور ایک روٹی تھی۔ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا: محمود! ایک لقمہ اس بچے کو بھی دو۔ حضورؓ نے ایک لقمہ مجھے بھی دیدیا۔ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا: محمود ایسے نہیں، ایک لقمہ لے کر اپنے دانتوں سے آدھا توڑ کر خود اپنے ہاتھ سے اس بچے کو کھلاؤ۔

☆ قادیان میں اکثر موسم برسات میں وقارعمل ہوا کرتا تھا۔ حضورؓ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ میں ان دنوں طفل تھا اور پانی پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتا۔

☆ مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھتا تھا تو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ عصر کے بعد درس حدیث دیا کرتے تھے۔ ایک حدیث مجھے کبھی نہیں بھولی کہ ایک شخص فوت ہوگیا۔ فرشتوں نے کہا یہ بہت نیک شخص تھا اس کو پہلے آسمان پر پہنچا دو۔ اسی طرح سے دوسرے پھر تیسرے آخر ساتویں آسمان پر وہ شخص پہنچ گیا۔ وہاں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن اس شخص میں ایک برائی تھی اور وہ متکبر تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اس کو زمین پر پھینک دو۔ یہ حدیث مجھے ہمیشہ یاد رہی۔ بعض دفعہ انسان کو معلوم بھی نہیں ہوتا اور اُس کے منہ سے تکبر کی بات نکل جاتی ہے۔

☆ قادیان میں ہماری ایک عزیزہ اپنے بیٹے اور دو بیٹیوں کے ساتھ رہتی تھیں۔ یہ بچے چھوٹی عمر میں ہی اپنے والد کی محبت سے محروم ہوگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احباب سے پوچھا کہ ان بچوں کی پرورش کون کرے گا۔ اس پر حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ نے عرض کیا حضور ہم ان بچوں کی پرورش اپنے بچوں کے ساتھ کریں گے۔ چنانچہ خلافت کی برکت سے ایک غریب عورت کے بچوں کی پرورش ایک نواب کے گھرانہ میں ہوئی۔

☆ قادیان میں حضورؓ کی تحریک پر میں فوج میں بھرتی ہوکر دار جیلنگ آگیا۔ یہ کوہ ہمالیہ کا خوبصورت صحت افزا مقام ہے جہاں ماؤنٹ ایورسٹ کا نظارہ کرنے کے لئے لوگ دُور دُور سے آتے ہیں۔ جس پہاڑی سے نظارہ کیا جاتا ہے اس کا نام ٹائیگر ہل ہے۔ میں وہاں فوج کی طرف سے لوکل پرچیز آفیسر (Purchase) کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ ایک دفعہ قادیان سے ہمارے انسپکٹر مال تشریف لائے اور انہوں نے چائے کی فرمائش کی۔ میں نے کمپنی کے انگریز مینیجر کو فون کیا تو انہوں نے 14 پونڈ چائے بھجوا دی اور بتایا کہ یہ چائے وائسرائے ہند کے لئے پیک کروائی تھی اور یہ بازار سے آپ کو نہیں ملے گی۔ اس کیلئے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر اور تین سال کے پودوں کی اوپر کی تین کونپلیں ہم لیتے ہیں اور اس کی قیمت پانچ روپے فی پاؤنڈ ہے جبکہ دوسری چائے جو ہم بازار میں سپلائی کرتے ہیں اس کی قیمت تین آنے فی پاؤنڈ ہے۔ مَیں نے اُس میں سے دو پاؤنڈ چائے انسپکٹر صاحب کو دیدی اور باقی اپنے والد صاحب کو اُن کے ہاتھ بھجوا کر لکھ دیا کہ اس میں سے چار پاؤنڈ حضورؓ کو اور باقی فلاں فلاں کو دیدیں۔ جب حضورؓ نے یہ چائے استعمال کی تو والد صاحب سے دریافت کیا یہ چائے کہاں سے آئی ہے؟ پھر فرمایا کہ ضیاء الدین کو لکھیں کہ ہر ماہ چار پاؤنڈ چائے مجھے بھجوا دیا کریں۔ چنانچہ میں نے کمپنی کے مینیجر صاحب کو تاکید کی کہ ہر ماہ چار پاؤنڈ چائے حضور کی خدمت میں بھجوا کر بل مجھے بھجوا دیں۔ مینیجر صاحب کہنے لگے ہم ہر ماہ حضور کی خدمت میں چائے بھجوا دیا کریں گے اور قیمت نہیں لیں گے، ہمارے لئے یہی بہت بڑا اعزاز ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام کی خدمت کا موقعہ آپ نے ہم کو دیا ہے۔

☆ کلکتہ میں میرے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ دائر کرکے گرفتار کرلیا گیا۔ مخالفوں نے جو کچھ اُن کے بس میں تھا، وہ کیا۔ مَیں حضورؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا رہا۔ قریباً 6 ماہ بعد مجھے عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے خلاف دو اصل ملزموں کو وعدہ معاف گواہ بنا کر پیش کیا گیا۔ گیارہ افسر بھی بطور گواہ پیش ہوئے۔ مخالفین کو یقین تھا کہ مجھے تین سال کی جیل ہوجائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کی دعاؤں کو سنا اور مجھے پہلی ہی پیشی پر باعزّت رہائی مل گئی بلکہ میرے خلاف جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔

☆ 1947ء میں جب ہندوستان میں قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کلکتہ، ممبئی اور لاہور کے فسادات دیکھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے احمدی خلافت کی برکت سے ہر جگہ محفوظ رہے۔

پارٹیشن کے وقت میں قادیان میں تھا۔ حضور لاہور رتن باغ میں تشریف لاچکے تھے اور نہ صرف احمدیوں کے بارہ میں بلکہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی فکرمند تھے۔ درویشان قادیان میں میرا نمبر 301 تھا۔ 10 نومبر 1947ء کو مجھے مرکز کی طرف سے حکم ملا کہ کنوائے میں پاکستان چلا جاؤں اور 25 دسمبر کو حضورؓ کی خدمت میں رپورٹ کروں۔

جب ہم قادیان سے امرتسر پہنچے تو ہماری لاری کے ڈرائیور نے ہارن دیا۔ آگے ایک عورت پانی کا گھڑا اٹھائے سڑک پر سے گزر رہی تھی۔ وہ یکدم گھبرا گئی اور اس کا گھڑا گرکر ٹوٹ گیا۔ اس پر نوجوانوں نے لاری کو گھیر لیا۔ تھوڑی دیر میں SP اور DC پہنچ گئے۔ دونوں نہایت ہی شریف انسان تھے۔ انہوں نے ہجوم سے کہا آپ فکر نہ کریں ہم ان کو پولیس سٹیشن لے جائیں گے۔ ہماری کنوائے کی تین گاڑیاں تھیں۔ انہوں نے پچھلی دونوں گاڑیوں کو واہگہ جانے کی اجازت دیدی اور ہماری گاڑی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ کچھ دُور جاکر کہا کہ آپ اس کچے راستے سے چلے جائیں یہ راستہ واہگہ بارڈر پر لے جائے گا۔ جہاں پر دوسری دونوں گاڑیاں انتظار کررہی ہیں۔ جب ہم بارڈر پر پہنچے تو وہ دونوں گاڑیاں ہمارا انتظار کررہی تھیں شام ہوچکی تھی۔ گیٹ بند ہونے میں چند منٹ باقی تھے۔ ہم نے گیٹ کراس کیا اور پاکستان کی سرحد میں داخل ہوکر رتن باغ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں سڑک کے دونوں طرف مہاجروں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا اور سخت بو آرہی تھی۔ کتنے تھے جو بڑی مشکل سے پاکستان پہنچے لیکن یہاں آکر دم توڑ دیا۔ ان بیچاروں کی لاشیں سڑک کے دونوں جانب پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن ہم لوگ خلافت کی برکت سے خیریت سے رتن باغ پہنچ گئے جہاں پیارے آقا نے رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کر رکھا تھا۔

☆ ایک خواب کی بنا پر جب میں فوج کی ملازمت چھوڑ کر ربوہ آگیا اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت کا موقعہ ملا تو جب میں حضور کو مساج کرنے کے بعد ایکسرسائز کرواتا تو حضورؓ کچھ تکلیف محسوس کرتے۔ مگر اس سے حضورؓ کی صحت دن بدن بہتر ہونے لگی۔ ہمارا خیال تھا اس دفعہ جلسہ سالانہ پر حضور افتتاحی خطاب فرماویں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔

اکتوبر 1965ء کے آخر پر آپؓ کی صحت دن بدن گرنے لگی۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے مجھے اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر کو حکم دیا کہ ہم دونوں قصر خلافت میں حضور کے کمرہ کے قریب والے کمرہ میں منتقل ہوجائیں۔ ایک رات اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امّ ناصر صاحبہ تشریف لائی ہیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جارہی ہیں اور اس عاجز سے فرماتی ہیں: ضیاء الدین صاحب! میں محمود کو اپنے ساتھ لے جارہی ہوں۔ اب آپ ناصر کا خیال رکھنا اور جس طرح محمود کے لئے آتے تھے اسی طرح ناصر کے پاس آتے رہنا۔ خواب بالکل واضح تھی۔

حضورؓ کی وفات سے ایک رات پہلے یہ عاجز رات گیارہ بجے حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کو بٹھایا اور کمر پر مساج کی۔ اگلی رات حضورؓ کی وفات ہوئی اور اُسی شام خلافت کا انتخاب ہوا اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب منصب خلافت پر متمکن ہوگئے۔ یہ عاجز بیعت کے بعد اپنے کمرہ میں آگیا۔ حضورؒ جب قصر خلافت میں تشریف لائے تو سیڑھیوں میں یہ عاجز کھڑا ہوگیا اور حضور کو مبارکباد دی اور معانقہ کیا۔ حضورؒ نے فرمایا ابھی 3 دن تک یہاں ہی قصر خلافت میں رہنا اور جب جانا ہو تو مجھے مل کر جانا۔ تین دن کے بعد میں نے حضورؒ سے اجازت مانگی تو حضورؒ نے فرمایا: آپ جس طرح پہلے آیا کرتے تھے، اسی طرح آتے رہنا۔ میں نے عرض کیا: حضور! یہ تو مجھے پہلے ہی خواب میں آپکی والدہ صاحبہ فرما گئی تھیں اور میں نے وہ خواب حضور کو سنادی۔

☆ ایک روز لاہور سے ایک غیراز جماعت افسر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملنے کے لئے تشریف لائے اور دعا کے لئے عرض کی کیونکہ اُنہیں آدھے سر کی درد کا عارضہ لاحق تھا اور بہت علاج کروانے سے بھی آرام نہیں آرہا تھا۔ حضورؒ نے فرمایا میں آپ کے لئے دعا کروں گا آپ ضیاء الدین صاحب سے نسخہ لکھوالیں انشاء اللہ آرام آجائے گا۔ جب یہ عاجز حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ ایک غیراز جماعت دوست میں نے بھجوائے ہیں، ان کو نسخہ لکھ دینا۔ اور دریافت فرمایا کہ کیا نسخہ لکھ کر دو گے؟ میں نے عرض کیا حضور یہ نسخہ ہے۔ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی شامل کرلیں۔

☆ خاکسار کی تنخواہ کے بارہ میں انجمن میں کیس چل رہا تھا۔ ان دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں دو روٹیاں ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں: باہر کی دو روٹیوں سے یہاں کی آدھی روٹی بہتر ہے اور آپ نے آدھی روٹی مجھے عطا فرمادی۔ یہ خواب میں نے حضورؒ کو سنادی۔ چند دنوں کے بعد جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تمہاری تنخواہ کا کیس انجمن نے میرے پاس منظوری کے لئے بھجوایا ہے۔ انجمن نے لکھا ہے باہر دو ہزار روپے ماہانہ ملتے ہیں لیکن انجمن ضیاء الدین صاحب کو پانچ سو روپے ماہانہ دینے کی سفارش کرتی ہے۔ میں نے منظوری دیدی ہے اور اس طرح تمہاری خواب بھی پوری ہوگئی ہے۔

☆ ایک روز حضورؒ نے مجھے شہد کی ایک بوتل دی اور فرمایا کہ یہ اپنی بیگم کو میری طرف سے دیدیں اور اُن سے کہیں یہ شہد ابھی استعمال نہیں کرنا۔ جب آپ کے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28 نومبر 2008ء میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

آج سے سو سال پہلے ہم کو اک نعمت ملی
نوع انساں پر ہے جو لاریب احسان عظیم
مومنوں پر جونہی طاری خوف کا عالم ہوا
بارشِ امن و اماں برسا گیا مولا کریم
اب خدا کے فضل سے جلوہ نما مسرور ہیں
باغِ احمد واقعی ہے مسکنِ بادِ شمیم
یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا تا ابد
ناز سے چلتی رہے گی ہر طرف بادِ نسیم
چل رہے ہیں جادۂ عرفان پر جو خوش نصیب
ان کو حاصل ہے خدا کے فضل سے فیضِ عمیم

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 دسمبر 2008ء میں مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

خدا والوں نے برلن میں جو اک مسجد بنائی ہے
جو کی تھی اشکباری کل وہی یہ رنگ لائی ہے
جو برسوں پہلے آباء نے ہمارے خواب دیکھے تھے
بفضل اللہ انہی خوابوں نے یہ تعبیر پائی ہے
یہ سرچشمہ ، محبت آشتی و امن کا ہوگی
اجالا ہی اجالا اور اس میں روشنائی ہے
یہ گھر اللہ کا ہے وہ اسے آباد کر دے گا
فقیروں نے تو اس کے نام کی دھونی رمائی ہے

ہاں بیٹا ہو تو اُس کو اِس شہد کی گڑتی دینا اور خود بھی استعمال کرنا اور ساتھ ہی مجھے 10 روپے دیئے اور فرمایا ان کی مٹھائی اور پھل خرید کر گھر لے جانا اور میری طرف سے بچوں کو دینا۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ کچھ عرصہ بعد ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا پیدا ہوا۔

☆ میں نے ایک دفعہ مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب افسر حفاظت سے کہا کہ آپ حضورؒ کی خدمت میں کیوں نہیں عرض کرتے کہ پہریداروں کو بھی انجمن کے کارکنان کی طرح سہولتیں ملنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا: میں تو حضور کی خدمت میں عرض کرنے سے رہا۔ دو دن بعد ایک پہریدار نے مجھ سے کہا کہ میرا بچہ بیمار ہے آپ گھر پر ہی دیکھ لیں۔ میں اُن کے گھر گیا۔ تو اُن کی اہلیہ سے کہا کہ آپ نے گھر کی کیا حالت بنا رکھی ہے، بچے بیمار نہ ہوں تو کیا ان حالات میں تندرست رہیں گے؟ وہ کہنے لگیں: بھائی جان! میرے میاں کی تنخواہ بہت کم ہے۔ گھر کے اخراجات کے لئے کچھ بچتا نہیں، بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ اگلے روز حضور کی خدمت میں مَیں نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو حضورؒ نے ازراہ شفقت انجمن کو لکھا کہ پہریداروں کے بھی وہی حقوق ہونے چاہئیں جو دوسرے کارکنوں کے ہیں۔ بلکہ حضورؒ نے اپنی طرف سے مزید الاؤنس دینا بھی منظور فرمایا۔

☆ مجھے انجمن کی طرف سے 30 روپے کا الاؤنس ملا کرتا تھا۔ وہ کسی وجہ سے انجمن نے بند کر دیا۔ جب حضور کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا تم انجمن سے کسی قسم کا الاؤنس نہ لینا۔ میں نے عرض کیا حضور میں نہیں لوں گا۔ جب میں ہسپتال پہنچا تو ایک کارکن نے مجھے ایک لفافہ دیا جس میں حضورؒ کا ایک خط تھا اور ساتھ نوٹ تھے۔ اگلے روز میں نے عرض کیا حضور! آپ کے بھیجے ہوئے نوٹ میں نے بطور تبرک رکھ لئے ہیں لیکن میں آپ سے کسی قسم کا الاؤنس نہیں لوں گا۔ اس پر حضورؒ نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سے فرمایا ضیاء الدین صاحب کو ہسپتال کی طرف سے 30 روپے ماہوار الاؤنس ملتا رہنا چاہئے جو مجھے آخر تک ملتا رہا۔

☆ حضور نے ایک دفعہ فرمایا: ناظر صاحب امور عامہ سے مل لیں۔ لاہور سے ایک فائل لانی ہے۔ لیکن ہر حال شام کو واپس آجانا۔ لاہور میں رات کو نہیں رُکنا۔ میں ناظر صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے ایک چٹھی قائد صاحب خدام الاحمدیہ لاہور کے نام دی اور سمجھا دیا۔ میں حسب ہدایت صبح کی ٹرین سے لاہور چلا گیا۔ قائد صاحب سے ملا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ڈسٹرکٹ کورٹ چلے جاؤ اور اِس وکیل کو مل لو۔ میں ڈسٹرکٹ کورٹ پہنچا۔ اُن وکیل صاحب نے کہا: آپ ڈپٹی کمشنر جھنگ سے لکھوا کر لائیں تو پھر فائل مل سکے گی۔ میں تھک کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا اور دل میں دعا کرنے لگا۔ اچانک میری نظر ایک عرضی نویس پر پڑی۔ میں اس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ اس نے کہا ایک اٹھنی دیں میں نے اس کو ایک اٹھنی دیدی۔ اُس نے ڈپٹی کمشنر کے نام ایک درخواست لکھی اور کہا یہاں تین ڈپٹی کمشنر ہیں۔ اس کا تعلق وہ سامنے والے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ہے آپ وہاں چلے جائیں۔ اندر جانے سے چپڑاسی آپ کو روکے گا۔ آپ نے اُس کی بات نہیں سننی بلکہ چق اٹھا کر اندر چلے جانا۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ڈاک دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے میری طرف دیکھا تو میں نے وہ درخواست آگے رکھ دی۔ انہوں نے درخواست پر لکھا: ADM برائے فوری کارروائی۔ پھر چپڑاسی سے کہا صاحب کو ADM کے پاس لے جاؤ۔ ADM کے ریڈر کو وہ درخواست دی تو اُس نے تین عدد فارم نکالے اور اُن کو پُر کر کے وہ درخواست ساتھ لگائی اور میرے لئے چائے منگوائی اور کہا آپ چائے پئیں، ADM کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہے میں کوشش کروں گا صاحب اس پر دستخط کر دیں۔ وہ دستخط کروا کر لے آیا اور چپڑاسی کے ہاتھ میں درخواست دیدی اور کہا ان کو ڈپٹی کمشنر کے پاس لے جاؤ۔ انہوں نے اپنے دستخط کئے اور مہر ثبت کی اور کہا اب آپ اس کو فلاں دفتر میں لے جائیں۔ جب میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے باہر نکلا تو ان کے ریڈر کی نظر مجھ پر پڑی اور وہ آکر مجھ سے جھگڑنے لگا کہ تم کس کی اجازت سے صاحب کے پاس گئے تھے۔ اس پر صاحب کا چپڑاسی قریب آیا اور ریڈر کے کان میں کچھ کہا تو ریڈر کا غصہ فوراً ٹھنڈا پڑ گیا اور کہا صاحب مجھے معاف کرنا۔ اور فوراً ایک رکشا منگوایا اور رکشا والے سے کہا صاحب کو فلاں دفتر لے جاؤ۔ وقت تنگ ہے دفتر بند ہونے والا ہے۔ اس لئے جلدی کرو اور صاحب سے کرایہ نہیں لینا وہ میں ادا کروں گا۔ رکشے والے نے رکشا بہت تیز چلایا۔ دفتر بند ہونے میں صرف دو منٹ رہتے تھے۔ میں دفتر میں حاضر ہوا تو تمام سٹاف اٹھ رہا تھا۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ سے کہا: صاحب میں ربوہ سے آیا ہوں میرا کام آپ کر دیں کیونکہ میں رات کو لاہور میں نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ کہنے لگا آپ صبح تشریف لے آئیں۔ میں نے پھر عرض کیا صاحب میں نے آج ہی ربوہ واپس پہنچنا ہے۔ اس سٹاف میں وہ کلرک بھی بیٹھا ہوا تھا جس نے چھٹی نہیں کرنی تھی اور شام تک ڈیوٹی دینی تھی اس نے مجھ سے کہا آپ یہاں آجائیں میں آپ کا کام کر دوں گا۔ ان کو جانے دیں۔ دو منٹ میں دفتر خالی ہو گیا اور ڈیوٹی والے کلرک نے اپنا ٹفن کھولا اور کہنے لگا آیئے کھانا کھائیں۔ میں نے انکار کیا تو اُس نے کینٹین سے چائے منگوا دی۔ چائے سے فارغ ہو کر اس نے کہا وہ فائل کب کی ہے۔ کوئی مہینہ اور سن وغیرہ یاد ہے۔ اب میں کیا جواب دیتا مجھے تو کچھ علم نہیں تھا۔ دل میں دعا کی اور اللہ کا نام لے کر کہا ستمبر، اکتوبر، نومبر 1965ء میں آپ دیکھیں۔ اکتوبر 1965ء میں وہ فائل نکل آئی۔ اس نے وہ فائل مجھے دی اور میری درخواست پر میرے دستخط لئے اور ایک نئی فائل بنا کر اس فائل کی جگہ رکھ دی۔ میں فائل لے کر دفتر سے باہر آیا اور بس پکڑی۔ ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ربوہ کی ٹکٹ لی اور پلیٹ فارم کی طرف بھاگا۔ کیا دیکھتا ہوں گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی ہے۔ رش اتنا زیادہ ہے کہ دروازے پر بھی 10,8 آدمی لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے ہمت کی اور اپنا ایک پاؤں فٹ بورڈ پر رکھا اور ہینڈل کو پکڑ کر لٹک گیا۔ ٹرین کے اندر ایک شخص میری حالت زار دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا آپ اندر آجائیں۔ لیکن اندر جانا آسان نہیں تھا۔ بہرحال میں نے کوشش کی اندر آگیا۔ رش اس قدر زیادہ تھا کہ ٹائلٹ میں بھی چار آدمی کھڑے تھے۔ خیر میں اُس شخص کے قریب پہنچا تو انہوں نے ساتھ والے دوست سے کہا آپ اٹھ جائیں اور ان کو بیٹھنے دیں۔ میں نے کہا نہیں آپ ان کو نہ اٹھائیں میں یہاں کھڑا ہی ٹھیک ہوں۔ لیکن وہ نہ مانے اور مجھے بٹھا ہی دیا۔ جب میں بیٹھ گیا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کہاں جا رہے ہیں میں نے بتلایا کہ ربوہ جانا ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ میں سرگودھا جا رہا ہوں اور کھانے کے لئے کچھ نکالا اور کہا لگتا ہے صبح سے آپ نے کچھ کھایا نہیں۔ آپ تھوڑا بہت کھا لیں اور تھرماس سے چائے نکالی اور مجھے پینے کے لئے دی۔ میں شام کو ربوہ پہنچ گیا اور اگلے روز وہ فائل ناظر صاحب کو دی۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا وہ فائل لے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی لے آیا ہوں اور ناظر صاحب کو دے آیا ہوں۔ لیکن میں نے مناسب نہ سمجھا کہ سارا حال بیان کروں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی برکت سے فرشتوں سے میری مدد فرمائی۔

☆ میں نے محلّہ دارالعلوم شرقی میں ایک کنال کا پلاٹ تو خرید لیا لیکن مکان بنانا بہت مشکل نظر آرہا تھا۔ میں نے حضورؒ سے ذکر کیا تو آپؒ نے فرمایا شروع کریں اللہ تعالیٰ مدد فرماوے گا اور ایک اینٹ پر دعا کر کے دی کہ اس اینٹ کو بنیاد میں رکھ دینا۔ ہم نے تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ حضور روزانہ دریافت فرماتے اب کہاں تک پہنچا ہے۔ بہرحال مکان تعمیر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح سے غیب سے مدد فرمائی یہ خود ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ پانی کے لئے کنواں کھدوایا گیا تو پانی میٹھا نکل آیا اور کھدائی کے دوران اشوک کے زمانہ کے سکے اور مہاتما بدھ کے مجسمے نکلے۔ صاف کرنے پر سکے تو سارے کے سارے بُھر گئے اور مجسمے اکثر تو بُھر گئے لیکن دو مجسمے بچ گئے۔ ایک مجسمہ بالکل صحیح حالت میں تھا اس کو صاف کر کے میں نے حضور کو دیدیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا۔

☆ خاکسار کی اہلیہ مرحومہ حضرت منشی عبد الحق صاحب کاتب (والد محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب) کی بیٹی تھیں۔ بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ ربوہ میں اپنے محلّہ کی اور جرمنی میں لوکل مجلس کی صدر لجنہ رہیں۔ ایک دفعہ گھر میں کوئی پریشانی تھی۔ تو آپ نے دعا کی اور خواب میں حضرت اماں جانؓ کو دیکھا جنہوں نے فرمایا کہ تم امّ ناصر کے پاس جاؤ اور دعا کے لئے کہو اور ان کی ایک قمیص بھی مانگنا اور خالی ہاتھ نہ جانا خواہ ایک چونی ہی بطور نذرانہ پیش کرنا ور جب کبھی کوئی پریشانی ہو تم امّ ناصر والی قمیص پہن کر دعا کرنا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ حضرت امّ ناصرؓ نے مسکرا کر اپنی ایک قمیص عطا فرمائی جسے آپ اکثر تہجد کے وقت پہنا کرتی تھیں۔ وفات والے دن بھی صبح تہجد میں وہ قمیص پہنی ہوئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی زندگی میں ہی اس عاجز نے ایک خواب دیکھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور شروع ہونے والا ہے اور وہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔ یہ خواب الفضل میں بھی شائع ہوئی تھی۔

میری اہلیہ کی والدہ صاحبہ کا انتقال 1948ء میں ہوا تھا۔ جب وہ قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائیں تو انہوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر کیا جس میں اس طرف اشارہ تھا کہ آئندہ کبھی خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے خاندان میں سے ہوگا۔ میری اہلیہ نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی سنائی تھی۔

میرے بھانجے عزیزم پروفیسر محمد اسلم صاحب (آسٹریلیا) نے بھی ایک خواب میں دیکھا تھا کہ ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تشریف فرما ہیں اور ان کی دائیں جانب سیٹ پر ایک چھوٹی داڑھی والے بیٹھے ہیں۔ اتنے میں آسمان سے نور کا ہیولا آیا اور اس نے اس گاڑی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ پھر وہ ہیولا آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ تو دیکھا سیٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نہیں ہیں۔ پھر ساتھ والے صاحب ڈرائیونگ سیٹ پر تشریف فرما ہو گئے۔ غور سے دیکھا تو وہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) تھے۔

مکرمہ زیب النساء صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 مئی 2009ء میں مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم احمد جان صاحب کا مختصر ذکر خیر کرتے ہوئے مکرمہ الف۔ حیدری صاحبہ رقمطراز ہیں کہ مرحومہ بہت دعا گو تھیں اور اپنے ربّ پر بڑا مان تھا۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں قیام فرما تھیں تو دن کے گیارہ بجے باہر سے آواز آئی کہ فلاں کا بچہ گم ہو گیا ہے۔ بے حد پریشان ہوئیں کھانا پینا چھوڑ دیا۔ بچے کا نام وغیرہ پوچھا۔ کہنے لگیں: میرے کمرہ کا دروازہ بند کر دو اور فوراً سجدہ میں گر گئیں۔ اُس وقت سر اٹھایا جب خدا تعالیٰ نے بشارت دیدی۔ کہا: ''اُس کی ماں کو کہہ دو بچہ مل گیا ہے''۔ سب جگہ تلاش جاری تھی۔ اس کے والد صاحب نے ایک سکول میں بچوں کے ساتھ بیٹھا پایا تو گھر لے آئے اور سب بے حد خوش ہوئے۔

مرحومہ صفائی پسند بہت زیادہ تھیں۔ بہت محبت والی طبیعت تھی۔ کسی کی تکلیف دیکھ کر بے چین ہو جاتی تھیں۔ پانچ وقت کی نماز کے علاوہ بھی نوافل ادا کیا کرتی تھیں۔ اور جب تک دعا قبول نہ ہو جائے چین سے نہ بیٹھتی تھیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 دسمبر 2008ء میں مکرم انور ندیم علوی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یوں تو ممکن ہی نہیں میرے گناہوں کا شمار
پھر بھی ہے امیدِ رحمت اے مرے پروردگار
چاند اور سورج میں تیرے نور کی ہے روشنی
تیری قدرت پر ہیں شاہد یہ ستارے بے شمار
تیرے فضلوں کی ہے بارش ہر طرف مولا کریم!
میں ہی کم مایہ ہوں اور دامن بھی میرا تار تار
کیا لکھوں تعریف تیری مجھ میں یہ طاقت نہیں
تیرے الطاف و کرم ہیں مجھ پہ بیروں از شمار

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 نومبر 2008ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

وہ دنیا میں جہاں بیٹھے ہوئے ہیں
ہمارے درمیاں بیٹھے ہوئے ہیں
محبت کا دیارِ غیر میں بھی
بسائے اک جہاں بیٹھے ہوئے ہیں
صداقت کا نشاں کیا پوچھتے ہو
یہاں کتنے نشاں بیٹھے ہوئے ہیں
یہ برکاتِ خلافت کے ثمر ہیں
جو ہم جیسے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

9th September 2011 – 15th September 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 9th September 2011

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat
00:40	Insight: recent news in the field of science.
00:55	Seerat-un-Nabi (saw)
01:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 31st March 1998.
02:45	Historic Facts
03:15	Qur'anic Archaeology
04:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 5th July 1995.
05:10	Jalsa Salana Scandinavia: an address delivered by Huzoor on 17th September 2005.
06:05	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:05	Siraiki Service
09:00	Rah-e-Huda
10:30	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:15	Tilawat
13:25	Dar-e-Hadith
13:40	Zinda Log
14:05	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Majlis Ansarullah Belgium Ijtema: an address delivered by Huzoor on 19th October 2008.
19:25	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:35	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science.
22:15	Rah-e-Huda

Saturday 10th September 2011

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	International Jama'at News
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 1st April 1998.
01:55	Fiq'ahi Masa'il
02:30	Friday Sermon: rec. on 9th September 2011.
03:40	Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Yassarnal Qur'an
07:40	Jalsa Salana Scandinavia: concluding address delivered by Huzoor on 18th September 2005.
08:30	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 1.
09:35	Friday Sermon [R]
10:45	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Zinda Log
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bengali Service
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 11th September 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 9th September 2011.
01:30	Tilawat
01:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd April 1998.
02:40	Friday Sermon [R]
04:10	Dars-e-Hadith
04:30	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:15	Jalsa Salana Mauritius: an address delivered by Huzoor on 3rd December 2005.
09:55	Indonesian Service
10:55	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delieverd on 4th May 2007.
12:05	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:30	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:45	Real Talk
21:00	Attractions of Canada
21:30	Jalsa Salana Mauritius [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Ashab-e-Ahmad

Monday 12th September 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	International Jama'at News
01:45	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th April 1998.
02:45	Attractions of Canada
03:10	Friday Sermon: rec. on 9th September 2011.
04:20	Ashab-e-Ahmad
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat &Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Seerat-un-Nabi
07:50	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 10th August 1998.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 24th June 2011.
11:15	Our Universe
12:05	Tilawat
12:15	International Jama'at News
12:50	Zinda Log
13:15	Bengali Service
14:15	Friday Sermon: rec. on 25th November 2005.
15:20	Our Universe [R]
16:05	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th April 1998.
20:35	International Jama'at News
21:10	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Our Universe [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Tuesday 13th September 2011

00:05	MTA World News
00:20	Seerat-un-Nabi (saw)
01:00	Tilawat
01:20	Insight: recent news in the field of science.
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th April 1998.
02:35	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 10th August 1998.
04:15	Importance of Salat
05:15	Jalsa Salana Mauritius: concluding address delivered by Huzoor on 4th December 2005.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science.
07:00	Unity of God
07:10	Yassarnal Qur'an
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded on 17th September 2010.
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:20	Zinda Log
12:55	Insight: recent news in the field of science.
13:05	Bengali Service
14:05	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:30	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 9th September 2011.
20:35	Insight: recent news in the field of science.
20:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:05	Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 14th September 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st April 1998.
02:35	Learning Arabic
03:30	Unity of God
03:45	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 2.
04:55	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
06:00	Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:50	Yassarnal Qur'an
07:15	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:50	Children's class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Zinda Log
13:05	Friday Sermon: rec. on 9th December 2005.
14:05	Bengali Service
15:15	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:00	MTA Sports
16:35	Fiq'ahi Masa'il
17:15	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:05	MTA World News
18:20	Majlis Ansarullah Belgium Ijtema: an address delivered by Huzoor on 19th October 2008.
19:10	MTA Sports [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05	Real Talk
21:10	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50	Children's class with Huzoor. [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Thursday 15th September 2011

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 22nd April 1998.
02:15	Fiq'ahi Masa'il
02:50	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:20	Dua-e-Mustaja'ab
03:55	Friday Sermon: rec. on 9th December 2005.
04:50	Jalsa Salana Qadian: opening address delivered by Huzoor on 26th December 2005.
06:00	Tilawat
06:20	Beacon of Truth
07:25	Yassarnal Qur'an
08:05	Faith Matters
09:15	Qur'anic Archaeology
09:50	Indonesian Service
10:55	Pushto Service
11:45	Tilawat
11:55	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 9th September 2011.
13:00	Zinda Log
13:35	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 12th July 1995.
14:55	Qur'anic Archaeology
15:30	Journey of Khilafat
16:15	Yassarnal Qur'an [R]
16:40	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:15	Jalsa Salana Qadian: an address delieverd by Huzoor on 27th December 2005.
19:10	Qur'anic Archaeology [R]
19:35	Faith Matters [R]
20:40	Beacon of Truth
21:45	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:40	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 02 September , 2011 | Issue No. 35

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ اور اس موقعہ پر خطاب میں انتظامیہ اور کارکنان کو اہم نصائح۔ خطبہ جمعہ

اسلامی تعلیم یہی ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں لیکن جہاں ملکی مفاد مدّنظر ہو وہاں سب کو اکٹھے ہونا چاہئے اور باہم مل کر متحد ہو کر کام کرنا چاہئے۔

تمام احمدی افراد خلافت کے تحت متحد ہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ہم سب کو ایک دوسرے کو جاننا چاہئے۔ آپس میں افہام و تفہیم اور تعاون اور دوستانہ تعلق ہونا چاہئے۔

(ممبر یورپین پارلیمنٹ اور پروٹیسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام کی ملاقات)

ایک احمدی مسلمان کو کبھی کسی قسم کے اِس کمپلیکس میں نہیں ہونا چاہئے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق ہے۔

قرآن کریم کا مطالعہ ایک احمدی طالب علم کو بہت کرنا چاہئے تا کہ جہاں آپ کا دینی علم بڑھے وہاں آپ کو قرآنِ کریم کے دنیاوی علوم کی جو کانیں ہیں، جو خزائن ہیں، ان کا بھی پتہ لگے۔ ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تا کہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔

(جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے ساتھ نشست میں خطاب اور طلباء کے سوالوں کے جوابات)

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

23 رجون بروز جمعرات 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نئی جلسہ گاہ کا تعارف

آج پروگرام کے مطابق نئی جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور شہر Karlsruhe کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے اپنا جلسہ سالانہ Mai Market Mannheim میں منعقد کر رہی تھی۔ جماعت جرمنی اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے کسی بڑی جگہ کی تلاش میں تھی۔ سال 2009ء میں Karlsruhe شہر میں ایک جگہ Karlsruhe Messe Kongrence جلسہ کے انعقاد کے لئے دیکھی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 دسمبر 2009ء کو اپنے دورۂ جرمنی کے دوران اس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے اور شہر کے میئر نے خود آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا تھا اور ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کروائی تھی اور اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آپ اب مستقل طور پر یہیں جلسے کریں اور ہماری اس دعوت کو قبول فرمائیں۔

Karlsruhe شہر پندرہ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور جرمنی کے صوبہ Baden Wurtemberg میں واقع ہے۔ غیر ملکیوں سے رواداری اور اُن کو اپنے اندر سمونے کا جذبہ رکھتا ہے۔ ملک کی سپریم کورٹ کے چند حصے یہاں واقع ہیں۔ اس کے قریب ایک بڑا ایئر پورٹ اور بیس منٹ کی ڈرائیو پر دوسرا ایئر پورٹ ہے جہاں یورپ کے مختلف ممالک سے فلائٹس آتی ہیں۔

یہ جگہ K. Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال 12500 مربع میٹر کا ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔

یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ یہ سارے ہال اور یہ کمپلیکس 2005ء میں تعمیر ہوا۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔ اس شہر کے اردگرد پچاس کلومیٹر کے اندر بارہ بڑی جماعتیں موجود ہیں۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نئی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور کارکنان نے پُر جوش طریق سے نعرے بلند کئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے نائب افسران جلسہ سالانہ جن کی تعداد 19 ہے، نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خدام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا جنہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت محنت اور جذبہ سے کئی دن مسلسل دن رات کام کیا۔ ایسے احباب کی مجموعی تعداد 115 ہے۔ ان میں سے اکثریت ان کارکنان کی ہے جو پاکستان سے بالکل نئے آئے ہیں اور یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ انہوں نے بہت محنت اور جذبہ سے کام کیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات میں سے سب سے پہلے شعبہ ’رجسٹریشن اور سیکورٹی گیٹس‘ کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت کے کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے پروگرام کو امسال مزید بہتر اور آرگنائز کیا گیا ہے اور الیکٹرک سسٹم سیکورٹی گیٹس لگائے گئے ہیں۔ اب کوئی شخص بھی بغیر کارڈ اور Barcode کے جلسہ گاہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور اب اس بات کا احتمال ہی نہیں ہے کہ کوئی فرد بغیر کارڈ چیکنگ کے جلسہ گاہ میں جا سکے۔ اسی طرح جو افراد اپنا I.D.Card اور Barcode کسی وجہ سے جلسہ پر ساتھ نہیں لا سکے، اُن کے جلسہ گاہ پر مکمل تصدیق کے بعد کارڈ بنانے اور Barcode پرنٹ کرنے کے لئے پرنٹنگ سسٹم رکھے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سارے سسٹم کا معائنہ فرمایا اور خود اپنے کارڈ کی بھی سکیننگ کی۔ ہر کارڈ کی سکیننگ کے ساتھ جملہ کوائف مع تصویر سکرین پر آ جاتے ہیں۔

اس معائنہ کے دوران ناظم شعبہ رجسٹریشن نے اپنے معاونین کا تعارف بھی کروایا۔ سبھی معاونین انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے دن رات محنت کر کے یہ سارا سسٹم سیٹ کیا ہے اور سارے ملک

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں